

ان اللہ لا یخسر ان یشکر بہ



تحفة الموحدين

من تصانیف امام العلماء قدوة لقطب الارضین اور محمد ثنین عرب و عجم
قطب شمار الشرف والکرم ہادی الخلق الی سوار السبیل مصداق خلفائے
علماء اتنی کامیابی سیرائیل و متکاف سرائر طریقت بیضارہ مور و صیث
العلماء و رشتہ الانبیاء۔ سرست بادہ عرفان رموز دان سراز فرقان۔
ہر س بلا ملکوتیہ۔ مؤید فرقہ ناسوتیہ۔ مولق امور جبروتیہ ملق فائز
لاہوتیہ۔ قطب الاقطاب و قدوة الاوتاد۔ ذوات تصانیف و الارشاد
محقق الحق و مبطل الباطل المزیب مولینا و امامنا حضرت مولوی
حافظ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ
جسکو قال میں عالم عدیم اسمہ چاہیانا مولوی حافظ محمد رحیم بخش صاحب نے
اردو و سلیس زبان میں ترجمہ کیا اور

اکمل المطالع دہلی میں حصہ

جلد حقوق ہدیہ جیسی محفوظ ہے

جوہر الايقان فی حفظ الايمان

یہ کتاب عجیب و غریب بلکہ قابل دید زبان اردو جس میں غیر تقلید بن کے تمامی عقائد و مقامات ظاہر کر کے نہایت عمدگی کے ساتھ جوابات لکھے ہیں اور کسی قدر حال عبدالوہاب بخاری کا بھی لکھا ہے اور جن مسائل فاطمہ سوم و چہلم و زیارت مزارات و مشاہدات متبرکہ و حکم طواف و پوسہ و مولود و شریف و بحث شفاعت و قیام و نہائے غیر خداوند و نیاز و بیان معنی شرک و بدعت و غیرہ میں گفتگو ہے۔ اسکو نہایت شرح و بسط کے ساتھ مثل و محقق قرآن و حدیث و اقوال علماء کے ساتھ سے جتنے اقوال طرفین کے نزدیک قابل تسلیم ہیں ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کی پوری تعریف مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقائق کی تقریر ثابت کر رہی ہے۔ اگر ناظرین اس کتاب کو بغور دیکھیں گے تو انصاف سے کہہ دینگے کہ آج تک ایسی حاوی اور مفصل مع دلائل قاطعہ و حجج ساطعہ کوئی کتاب نہیں چھپی نہ غرض کہ ایسی نادر و لا جواب کتاب کہ ہر مسلمان کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری ہے جیسے کہ تیار ہو گئی ہے بلکہ بہت کم جلدیں باقی ہیں ناظرین درخواستیں جیسے کہ طلب فرمائیں قیمت مع محصول ڈاک ۱۷ روپے مئی اور ۱۷ روپے

کتابت زار

یہ کتاب جسکو فن طب میں بیہل اور لا جواب کہنا کی طرح مبالغہ نہیں ہو سکتا ہمارے مطبع میں چھپی ہوئی ہے۔ اپنے اس فن کی چھوٹی بڑی عربی فارسی ہنگ کتابیں بھی ہونگی مگر جس کتاب کی بابت ہم آپ کی سمجھ فراخی کر رہے ہیں یہ اپنی فن میں ایک نوکھی اور زالی ہے کتاب جو ہم اسکی تمام خوبیاں بیان کر کے اچھا غرضت ضائع کرنا نہیں چاہتے مگر مختصر آئنا کہ غیر بھی نہیں سکتے کہ یہ کتاب جناب بدوہ الحاکم حکیم محمد وارث علیا علی صاحب مدعوم کی تصنیف سے ہو فاضل مصنف نے طب کی جملہ شوارک و ارکھاٹیوں کو مشقت و خوض و خشاک سے پاک و صاف کر کے دماغ سے بیکر باؤں تک تمام مرض نہایت تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان فرمایا اور ہر مرض کے متعلق صرف وہی نسخے درج کئے ہیں جو علامتہ مصنف کے بارہا تجربہ میں آچکے ہیں یا جو اسکے معزز اور نامور خاندان کے ریسک بڑی خوبی ملے ہیں کہ اگر اندر اسکی علاج بڑی بوٹوں زیادہ بتایا گیا ہے۔ اگر آدمی کو کچھ بڑی بیماری ہو جائے تو اسکی علم طب کچھ نفع اٹھانا چاہئے عین اس کتاب کے ضرور خرید کر اور کچھ کچھ بڑے عیشکے علاج کیجئے۔ باوجود اس کے کہ یہ کتاب محض لڑاک ہذریعہ دیلیوپی ایبل ہے نہایت حقیقی یہ تفسیر سات جلدوں میں ہے ہر جلد میں عہد اور بات ہر ایک جلد کی قیمت ۱۷ روپے ساتوں جلدوں

۱۷ روپے ساتوں جلدوں کے خریدار کو عہدہ ملے گا۔



M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE11836

یافتی

RECEIVED



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گویند اینها که شکر دای مطلق بجا آریم و کجا دستی که بخیر
 بنشیند هست گما ریم که مایه از اطلال امواج
 شرک برکنار د تو حید بر آورده با کلمه یک جهان غرق
 بطوفان اوست یک عالم سرگشته بیابان او
 و درود نامور و در حضور سرور کائنات که بغیر از
 اتیا عرش برای نجات نبی آدم طریقه دیگر نیست
 و بر آن صاحبش که تبا عرش مین پیروی رسول الله
 صلی الله علیه سلم اما بعد لی بعد د بلوی فصلی چند
 بدفع شرک و اقسامش میگویند و انصرافش از حد
 حقیقی بحدی فصل اول در دفع اقوال آنانکه
 از کلام الله و کلام رسول الله سجیده اعراض میکنند
 و دعوی مسلمانی ینیا پند بیانش آنکه بعضی میگویند
 که کلام الله و حدیث را آنکس نفی کند که علوم بسیار است

برای زیاده که مان بین که دای مطلق کا شکر به بجا
 لاین او را تخته که مان که او سکی نیست که عین
 مقرر کرین و هم کوشک سکی و چون که طلاله سم و توحید
 کناره پر لایا با وجود یک جهان او کوطوفان سرخ و با هوا و
 ایک عالم او سکی بیابان بین حیران بر نشان او و پیشتر
 در دوا و حضور مخلوق کو در ابر چسکی برین فرمانبردار
 نبی آدم کی نجات کو در اسطی او کوئی راه نمیدان او سکی آن
 صاحب برینکی طاعت عین اطاعت رسول خدا صلی الله علیه سلم
 بر حمد و ستوده و کبر و لی شهر د بلوی چند فصلی شرک او
 اقسام کی دین بیان کرتا او را و سکا تمام اقسام حقیقی
 دهنده تا به فصل اول آن کو کون که اقوال کی چنان
 کسی چیده و کتابت او حدیث رسول خدا و حکم کارگزاری او
 شکر پیشتر بهین پند بر سر خانی با دعوی بهی کرا این

بیشمار خواندہ باشند و علامہ زمان یو و جواب
 انہا خدایتالی سے فرماید ہوا اللہی بعت
 فی الاممیین رسولاً منہم یتلو علیہم
 آیاتہ ویزکیہم وعلیہم الکتاب والحکمۃ
 وانکون امت قبل لک فضل لک مبین
 اوست آگاہہ بالکلیت میان ناخواندگان
 رسول از ہما ناخواندگان کہ خواند بر ہما
 ناخواندگان آیات خدا پاک میکند ایشان
 را و آموزد ایشان را کتاب تدبیرش
 یعنی رسول اللہ تم ناخواندہ بود و اصحاب
 کرامش نیز ناخواندہ چون رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم بر صحابہ آیات الہی خواندہ
 صحابہ انرا شنیدہ از شرف و فاد پاک
 شدند اگر ناخواندہ قرآن و حدیث را نمی خواند
 و استعدادش نیکو داری صحابہ چگونہ از
 معایب پاک شدند و ای بران قومے
 کہ دعویٰ صدرہ فہمی و قاموس دانی نمیکند
 و در فہم قرآن و حدیث خود را ناخوان
 محض بینایند و بعضے میگویند کہ مایان
 متاخرین ہستم برکت زبان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کجا یا ہم و مسلت
 قلب صحابہ از کجا آری کہ معنی قرآن
 حدیث را در باب ہم بجا ابانہا حق تعالی میفرماید

اوسکی تفصیل یہ کہ بعض لوگوں نے یہی قرار
 مجید اور حدیث کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو بہت علم
 اور بشمار کتابین پڑھا ہوا ہوا و انہو زمانہ کا علامہ
 اور جو ابین خدایتالی فرماتا ہوا اللہی بعت
 فی الاممیین رسولاً منہم یتلو علیہم آیاتہ
 ویزکیہم وعلیہم الکتاب والحکمۃ وانکون
 امت قبل لک فضل لک مبین خدایتالی یہی
 جسے ان پڑھوں میں پیغمبر بھی انہی کہ پڑھوں میں
 پڑھتا ہے وہ پیغمبر ان پڑھوں پر خدا کی امت ہیں
 اور انکو گناہ کی سیل سے پاک کرتا اور کتاب اور اوسکی
 تدبیر سکھاتا ہے یعنی رسول خدا صلعم ان پڑھ اور
 آپکے اصحاب بزرگوار بھی ان پڑھتے
 مگر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صحابہ
 سامنے قرآن کی آیتیں پڑھیں وہ ان کو سنکر
 کی برائی اور بگاڑ سے پاک صاف ہو گئے پس اگر ناخواند
 اوسی قرآن حدیث سمجھ نہیں سکتا اور اوسکی سمجھ کی
 استعداد نہیں رکھتا تو صحابہ بڑی اور صدقوں سے
 کیونکر پاک صاف ہو گئے اوس قوم پر بخت فسوس
 جو صدرہ سمجھنے اور قاموس جاننے کا تو جو
 کرتے ہیں مگر قرآن حدیث کے سمجھنے میں اپنی
 آپ کو محض نادان ظاہر کرتے ہیں اور بعضے یوں کہتے ہیں
 کہ ہم چیلے لوگ ہیں رسول خدا صلعم کے زمانہ کی برکت
 صحابہ انہو انہو علیہم کے دل کی سلامت کہان سے انہو

وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ أَتَىٰ بِهٖمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
 مومنین بہت حال پسینیاں ناخواندگان ترا
 و تفتیکہ لاحق شوند باصحاب اوست غالب
 با حکمت یعنی متاخران خواندہ باشند
 یا ناخواندہ و تفتیکہ مسلمان شوند و قصد
 پیروی اصحاب نمایند و قرآن و حدیث
 را بشنوند برائے پاک گردیدن آنہا
 ہمیں قرآن و حدیث کفایت میکند و نیز
 میفرماید لَقَدْ كَلَّمْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِ كَرِهَ الْقُلُوبُ مِنْ
 الْمُؤْمِنِينَ و ہر آئینہ آسان کردیم ما قرآن را
 برائے پند گرفتن پس آیا هیچ پند گیرندہ آ
 این چگونہ آسانی است کہ کافیہ خوانان
 و شافیہ دانان در فہم معانی اش اظہار عجز
 نمایند و بدویان عرب بہرہ ور میشوند
 و علاوہ ازینجا بجائے میفرماید اَفَلَا
 يَتَذَكَّرُونَ الْفُرَّانَ اَيَا پَس فکرمیکنند
 قرآن را اگر آسان نیست پس در آن
 چگونہ تامل کردہ آید اَمْرٌ عَلَىٰ قُلُوبٍ اَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ
 آیا بر دلہا فضل آن دلہا است یعنی باوجودیکہ
 بر دل فضل ندارند چہ گمراہی است کہ بتامل
 آن بہت نمی گمارند و نیز احادیث
 رسول اہلبی السہ علیہ وآلہ وسلم سخنان
 روزمرہ و سہل و قریب از فہم بودند کہ
 جو قرآن و حدیث کہ سننے بخوبی بچہ کمین او کئے
 جواب میں حق تعالی فرماتا ہوں و آخِرین مِنْهُمْ اَتَىٰ بِهٖمْ
 بہم و ہُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ کیونکہ یعنی پہلے ان پر معلوم
 کا حال ہی جبکہ وہ اپنی یادوں و دلہا اور وہ غالب حکمت
 والا ہی یعنی پچھلے لوگ خواہ پڑھے ہوئے ہوں یا اُن
 مگر جبکہ وہ مسلمان ہوں اور اصحاب کے طریقہ کی پیروی
 کا ارادہ کریں قرآن و حدیث کو سنیں تو اوں ہمیں
 بھی پاک کرنے کے لئے یہی قرآن و حدیث کافی
 ہو سکتی ہیں اور بھی فرماتا ہے وَلَقَدْ كَلَّمْنَا الْقُرْآنَ
 لِلَّذِ كَرِهَ الْقُلُوبُ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ کہ آئینہ ہم نے قرآن کو
 کے واسطے آسان کر دیا پس کیا کوئی انصیبی است پس
 والا ہی بہرہ کیون کر آسانی ہو سکتی ہو کہ کافیہ پڑھنے
 والا اور شافیہ جاننے والا تو اس کے معنی سمجھنے سے عجز
 ظاہر کرتے اور عرب کہ جنگی لوگ اسکی حقیقت سے
 بہرہ نہ ہوتے ہیں اسکے علاوہ ایک جگہ یوں فرماتا ہے
 اَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ کہ قرآن میں کیون
 نہیں فکر کرتے پس اگر قرآن مجید آسان نہ ہوتا تو
 فکر کیونکر کیا جائے اَمْرٌ عَلَىٰ قُلُوبٍ اَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ
 اوں کو دلوں پر فضل لگے ہوئے ہیں یعنی باوجودیکہ
 دلوں پر فضل نہیں لگے ہوئے ہیں پھر بھی کسے
 گمراہی ہے کہ قرآن کے فکر میں روز نہ لگاتے
 اس طرح رسول اہلبی السہ علیہ وسلم کی حدیثیں روزمرہ
 کی بول چال اور آسان قریب البغیر باتیں ہیں

ہر عربی آنرا شنیدہ بکار دینی و دنیوی
بران عمل بنمود سوائی قال یقول را زیاد
چیسے مشکل تر نیست کہ مردمان آنرا
گران میدانند و بسوی آن التفات
نہیں کنند خصوصاً باین مانہ کہ موضوع و ماموضوع ممتاز
گشت قوی از ضعیف جدا شدہ و علی
حسب مدارج در کتب مدون گشت و
برای ہر مطلب علیحدہ علیحدہ باب فصل مقرر نمود
شدہ و تحقیق اینست کہ عجیبی را در اشتقاق ترجمہ اول
ضرورت بعدہ اگر بر تمام لطائف بحالتش
اطلاع نمیتوان یافت از ادراک او و نوای
ہم نمیتوان گذشت اینقدر برای نجات و
آخرت کفایت میکند و **فصل دوم در**
بیان حقیقت کرامت باید دانست کہ کرامت
اولیاء حق است و مگر آن از ایمان حلاوتی نہ
خرق عادی کہ از دنیا طامر شود آنرا در عرف
شرح معجزہ میخوانند و اگر از دیگر بزرگان پدید
آید کہ آتش میدنماید و منشأ ہر دو یکو است
یعنی قرب بارگاہ آہی اما لہو و معجزہ و کرامت
یا اختیار بزرگان نیست بلکہ با اختیار و قدرت
خدای عزوجل است و بزرگان بذات خود قوت
کون آن ندارند و اگر قوتش بذات بزرگان
باشد آنرا کرامت نہ گویند مثلاً آتش آنکہ اگر پہلو

کہ جس بجلی لے اونہیں سنا دینی اور دنیوی کام
میں اونپر عمل کیا قال یقول کہ علاوہ حدیث میں
کوئی چیز بھی زیادہ مشکل نہیں ہے کچھ آدھی مشکل اور
گران جان کر تو جہ نہیں کرتے خاصہ
اس زمانہ میں تو علم حدیث بہت ہی آسان ہو گیا
ہو کہ موضوع حدیث ناموضوع سے ممتاز اور قوی
ضعیف جدا ہو گئی اور اس کے موافق کتابوں میں
جمع کر دی گئی اور ہر مطالب کے واسطے جدا جدا باب
فصلیں مقرر کی گئی ہیں تحقیق مقام یہی کہ غیر عربی
شخص کو اول ترجمہ کا جاننا ضروری ہوتا ہے پھر اگر
اوسکو تمام لطائف نکات پر اطلاع ہو سکے تو اوسکی
احکام منہیات کو دریافت کرنے میں بھی گدڑی اور
استقامت عالم آخرت میں نجات کے لائق کفایت کرتا ہے اور
دوسری فصل کرامت کی حقیقت کو بیان
جاننا چاہیو کہ اولیاء کی کرامت برحق ہو اور اوسکا منکر
ایمانی حلاوت محرم حیاتی طاق عادت نہیں ہوتا
ہوتی ہو اسی شرح کو عرف میں معجزہ کہتے ہیں اور غیر
علاوہ جو بزرگوں کو صاموتی ہو اوسکا نام کرامت کہتے
ہیں مگر نشاۃ و لو بخا ایک ہی ہو یعنی جناب الہی کا قریب
وضہ ہو کہ معجزہ اور کرامت کا لہو بزرگوں کو اختیار میں
نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کو اختیار و قدرت میں ہے
بزرگ لوگ اپنی ذات میں اوسکی قوت ہرگز نہیں کھتی
کیونکہ اگر بزرگوں کو اپنی اتہا میں سکی قوت ہوگی تو اوسکو کرامت

قوی و زور و در سنگ گران بار و ثقیل بر دانه
بر کراتش دلیل نیندازند بسبب اینکه قوت نقد
بار برداری بذات او موجود است اگر همان
سنگ را طغی ضعیف و نحیف که قوت تحمل بار
گران نداشتت بردارد و بر کراتش دلیل است
بسبب اینکه آن شخص ضعیف بذات خود طاقت
برداشتن نیندازد اما و قتی که دست بسنگ
بر د و قصد برداشتن کرد خدائے عز و جل
قوت خود را متوجه حال آن بنده ضعیف کرد
و سنگ از قدرت الهی از جا برشته شد از
همین سبب معلوم شد که آن بنده یکبار
مقبولان بارگاه خداست که او تعالی قوت
خود را متوجه حال آن بنده میکند و بکار امانت
و جانب داری او میفرماید پس هر کار عبید
از دستش بر آید محمل تعجب نیست که قوت حق
شریک حال دارد و اگر انجیل هم کار و از کارها
آسان هم صورت نه بندد جائے شکایت نه
که عجیب شری در پیش یافت و ده مولنا در شتوی
میفرماید پس اولیا را هست قوت ازاله
تیر جسته باز گرداند زره و نفرموده که اولیا
بذات خود قدرت دارند بلکه آنها را قدرتی
است از خدا تعالی یعنی قدرت الهی شریک
حال مددگار خود دارند بسبب اینکه خداوند

الکین که اسکی مثال یون همچنی چایو که جب لی قوی او
زور او و پهلوان کی بھاری او و پهل چیر کوا و پهل
توی او و سکی کراست و دلیل نهو کی کیونکه اسقدر او و چا و
کی قدرت او کی ذات بین او جو دیو الیگنا وی چیر کوا
ایک ضعیف او و کفر و پیر جو اس بھاری بوجی کی
نہدی کھتا او و کھتا او و کھتا او و کھتا او و کھتا او
کیونکه ضعیف شخص هر چند که اینی ذات بین او سکی
او و کھتا او کی طاقت نه کھتا او و کھتا او و کھتا او
پا کھتا او و او سکی او و کھتا او و کھتا او و کھتا او
نہ اینی قوت کوا اس ضعیف بنده کسے حال کی
طرف متوجه کیا او و قدرت الهی سوه و چیر کھتا او و کھتا او
کیا اسبوجه معلوم هوا که وہ بنده خدا کی جناب
مقبول ہو کہ وہ علام الغیو و پنی قدرت اس کی
بنده کی جانب متوجه کرتا او و تمام کاموں میں او سکی
مدد او و جانب داری فرماتا ہو پس ایسے شخص سے
عجیب غیر کام نہ دھوئی ہر نہ جائے تعجب نہ ہوتی
کیونکہ خدا کی قدرت اینی شریک حال کھتا ہو اگر اسات
سہل کاموں میں بھی کوئی کام حاصل نہو تو شکایت کی
جگہ نہیں ہے یہ کہ غیر شری موجود ہو مولانا در شتوی
بین فرماتی ہیں پس اولیا را هست قوت ازاله جستمہ
باز گرداند زره و نفرموده که اولیا کو خدا کی طرف سوده طاقت کی کو
تیر کھتا او و کھتا او و کھتا او و کھتا او و کھتا او
رکھتا او و کھتا او و کھتا او و کھتا او و کھتا او
کی قدرت اینی مددگار او شریک حال کھتا ہو و کھتا او و کھتا او

عالم از آنها کمال رهنمی و خورسند هست
لاجرم محبت بزرگان بدل سعادت منزل
خود باید داشت و تعظیمات ایشان بجای باید
آورد و بر وجهی شروع و نام آنها جز به نیکی باید
نباید کرد و اگر شرف ملاقات با دست آید شرط
خدمت بجان دل بجای باید آورد و بدیه و
دریغ نباید داشت اگر در کتب ایشان سختی
رفته باشد که با قرآن حدیث موافقت نکند
دفعه مهره اعتقاد از بسا سادگی ایشان نباشد
چند مصرع خطای بزرگان گرفتن خطاست
بلکه کلام شان را تاویل کرده موافق از قرآن
و حدیث باید کرد و یا محمول بر کلمات سکر و افرا
محبت حق نماید اگر کلام صحاب طریقت است
و مبنی بر خطای الاجتهاد گفت اگر گفته ارباب
شرعیست است چرا که در اجتهاد خطا از همه کابر
میرد چون که معصوم سوا می انبیا دیگر نیست
وز نه از نه از چنان نکند که قرآن حدیث
تاویل کرده از کلام بزرگان موافق نمایند
اینچنین حرکات مسلمان را از ایمان برید
می کشد و مقصود اصلی انبیاء قرآن حدیث است
فصل پنجم در بیان اشراک فی العقیده
و آن اینست که صفات پروردگار در پیران
و پیغمبران یا جن پرستی یا ملائکه یا دیگر مخلوقات

است نهایت رهنمی او خوش بوی پس بزرگوار کی
محبت اینی سعادت بهر کس بوی پس ضرور رهنمی است
او را و کلمی تعظیم شروع که موافق بجای لای چای و او را نکا
نام بخبر نیکی گواید نه کرنا چای سیکر او کلمی شرف ملاقات
بسیار جای تو جان دل خدمت کی شرط بجای لای
چای و او کلمی تحفه و هدیه و نشود بدین نه رکعتا چای و
او را کلمی کتاب زمین کلمی ایسی با قرآن و
حدیث که موافق نه بای جای تو دفعه اعتقاد کاهم
او کلمی بزرگی که بچه و فریض لینا چای سیکر او کلمی
او را اعتقاد ای طاهر نکند بزرگوار کی خطا
بکلمی عین خطای بلکه او کلمی کلام کی تاویل کر
قرآن حدیث که موافق کرنا چای و یا کلمات سکر و
حق تعالی کی اجتهاد محبت پر عمل کر اگر چه طریقت
کلام ای و خطای الاجتهاد بر خلاف کر اگر چه طریقت
والون کا قول کی کیونکه تمام بری و لوگون ای اجتهاد
خطا میسختی و وجهی که انبیا که علاوه و کلمی معصوم
نهین لیکن اشکات هر رنگین که قرآن حدیث کی
تاویل کر سکه بزرگوار کلام که موافق کرنا چای و
و اس قسم کی بائین مسلمان و کوا اسلام خارج کرد و بدین اصلی
مقصود تو قرآن حدیث ای کی پیروی و تفسیر **فصل**
عقیده بین شرک کرنا که بیانین شهر اکفی العقیده بدیهی که
خدا تعالی که او مشا در رزق و روزی دنیا و اولاد عطا کرنا
آسمان زمین این تصرف کرنا پیغمبر جن پرستی و شیطان و

ثابت کنند اگر چنانکه باشد مثلاً تصرف زمین
و آسمان پس هر که بداند که اینها یا ملک یا دیگر غیر الله
را اختیار است که آب از آسمان جاری شود و آن
از زمین برآید یا کسی را او را بدهند یا بکشند یا
کو رو گردانند یا ضرری دیگر رسانند یا رزق
و مال و دولت بپس صاحب این عقیده
مشترک است پس ندان کردن غیر الله را که فلا
حاجت من برآر که محض است که میفرماید
إِيَّاكَ لَعِبْدُ وَإِيَّاكَ لَسْتَعِينُ خاص ترا
عبادت می کنیم و خاص از تو مدد میخواهیم
بیت من آدم را میخواهم به غیر حق نیست
سوی کس را هم رسول خدا صلی الله علیه و سلم
که محض برهنه نوی بسوی حق آمده بود حق او
میفرماید إِيَّاكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَجَبْتُ لَكِنَّ
الله يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ تو هدایت نمیکنی مگر را
دوست میداری لیکن خدا هدایت میکند مگر را
میخواهم معلوم شد که سلوی او تعالی هدایت هم
بدست کسی دیگر نیست علی هذا القیاس کدام
اولیا و انبیا و ملائکه را بر وفق قیاست و مخلوق و تصرف
نخواهد شد تا کسی را بجهنم ببرد و کسی را بدو
جنانچه او تعالی میفرماید يَوْمَئِذٍ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ
لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ مالک نخواهد
شد کسی از کسی هیچ چیز حکم آن روز در دست

ثابت ترین اگر چه تصور اری ہو پس جو شخص سبابت کا
اعتقاد کرے کہ انبیا یا ملائکہ یا کوئی اور خدا کو سوا ہمارے
پانی برسا زمین سودا نہ کمالی کسیکو دلا دے دیو یا بر
و انہی یا اندھا ہا ہر کر لیا دے سر کو ضرر و نقصان پہنچا
یا رزق مال و دولت دیو کا اختیار ہو تو اسو عقیدہ
مشترک ہو پس ہر کس کو کسی دے کو یا نیلے کو یا مال کو
میری حاجت ہا کر خالص فری کیونکہ خدا فرماتا ہے
إِيَّاكَ لَعِبْدُ وَإِيَّاكَ لَسْتَعِينُ معنی ہم خاص
تو تجھے اور تمہی سود دے چاہتی ہیں اسی ہمارے زمین چاہتا
خدا کو سوا کسی طرف میری راہ نہیں خدا تعالی
جناب رسول خدا صلی الله علیه و سلم پر عین جوارح و عین
کی ہدایت کو سلطو حق کی طرف سوا کسی را شاد و فرماتا ہے
إِيَّاكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَجَبْتُ لَكِنَّ الله يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
مگر تو گشت آدم کو ہم او کو ہدایت چاہو راہ پر نہیں لگا سکتے
لیکن جسے خدا چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے معلوم ہوا کہ خدا
سوا کسی را شخص کو ہدایت نہیں ہدایت کی ہا نہیں ہے
علی هذا القیاس کسی نبی او ولی او فرشتے کو قیامت میں
کسی قسم کی تصرف و دخل کی گنجائش نہ ہو گی تاکہ
کسی کو جنت او کسی کو دوزخ میں لجا کر دیکھے جس نے
فرماتا ہے يَوْمَئِذٍ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ یہ قیامت کے دن کوئی
کسی کا کسی چیز میں مالک نہ ہو گا او اس دن چرخ
کا حکم خدا ہی کے لئے ہو گا اختیار کا دن

خداست بروز قیامت مادر و پدر را و لاد را
نخواهند پرسید و اولاد روی مادر و پدر نخواهند
دید و استادان از شاگردان بیکانه خواهند
شد و پیران از پیش مریدان روانه و متبوعان
از تابعان بهیز خواهند گشت و تابعان با متبوعان
در کارزار اما حال شفاعت را باید فهمید که هر و ما
چنانکه بدنیا اکثر حال شفاعت می بیند با خرت
شیر زمین قسم گمان می برد مثلاً با دشتا بدزدی
اشاره فرمود که دستش بهیرند و زیر یادگیری از
ارکان دولت شفاعت کرد با دشتا اندیشه نمود
که اگر شفاعت شان قبول نکند خلع سلطنت
میرسد ناچار ملک ساراده خود را بسبب شفاعت
آنها باز گردانید و یازن بادشاه رو به شفاعت
می آرد و باعث محبت آن محبوبه ملک جبر بر خود
اختیار نماید و در خلاص میفرماید پس باید
اندیشید که درین اقامت خود خواهش لازم می آید
و جبر پیدا میشود بر و ترا خرت بحضور آن مختار
محض این معامله چگونه واقع خواهد شد میگوید
لا اَدَّ لِقَضَائِهِمْ باز گرداننده نیست کسی
خواهش و تعالی را یا مردمان معنی شفاعت
همین می فهمند که شخصی قصد انتقامی کند و
بسبب مانع دیگر عمل خود را نمیتواند کرد پیش
خدا تعالی این معنی هرگز نیست شان او پاک

ایسا مولناک سوگنا که مان بابا و لاد کون به چسپین گو
او اولاد مان بابا کون به چسپین گشتا دشتا گردون
بیکانی هون گو سپر مدیون که سامنے سو چلته بنو گے
دنیا میں تنگی پیچی کی جاتی ہو وہ اپنی فرمانبرداروں
سو بیزار ہوں گو اور فرمانبرداروں کی ہونگی بہم
اطاعت کرتے تھے لیکن اب کچھ شفاعت
کا حال سمجھنا چاہئے آدمی جس طرح دنیا میں اکثر وقت
شفاعت کا حال دیکھتے ہیں اس طرح آخرت میں بھی
شفاعت کا گمان کرتے ہیں مثلاً بادشاہ کو ایک
چور کے ہاتھ کاٹنے کا اشارہ فرمایا کہ زیر بار کا
دولت میں سو کسی اور شخص اس کی سفارش کی
بادشاہ خیال کیا کہ اگر میں انکی سفارش قبول
نہیں کرتا تو میری سلطنت کو خلل عظیم پہنچتا ہو
ناچار بادشاہ انکی سفارش کی وجہ سے اپنے قصد
اور ارادہ کو باور رکھا یا بادشاہ کی جو رو اسکی سفارش
کرتی ہو اور بادشاہ اس مجتہد کی محبت کے جب اپنے چہر
اختیار کر کو چور کی ہائی کرتا ہو سو خیال کرنا چاہئے کہ ان
باتو میں خواہش کا ذکر نالایم آنا او جبر پیدا ہوتا ہو
قیامت کو دن اوس قادر مختار کی جناب میں ہر قسم
کا معاملہ سطح واقع ہونی لگا کیونکہ لوگ کہتے ہیں لا اَدَّ
لِقَضَائِهِمْ لہٰذا اوسکی خواہش ارادہ کو کوئی پھیر نہیں سکتا
ادنی شفاعت کے معنی سمجھتے ہیں کہ ایک شخص پناہ لینا
چاہتا ہو مگر دوسری حاجت کی وجہ سے بدلہ نہیں پاسکتا

است ازین نقصان صریح و بیدین مضمون را
 و آن رو میفرماید و اتقوا ایما الجحش نفسی
 عن نفس شیء و لا یقبل منها شفاعة و لا
 یؤخذ منها عدل و لا هم یصرفون و بنبر سید
 ازان روز که جزا داده خواهد شد شخصی از شخصی در
 هیچ چیز و قبول نکرده خواهد شد از کسی شخصی عیسی
 و گرفته نخواهد شد از شخصی بداند نه ایشان مدد کرده
 خواهند شد بعضی میگویند که این آیت مثال
 دیگران در حق کافران با وجودیکه لفظ لا نکره است
 که دلالت بر عموم میکند برای دفعه ششم ایشان
 خدا متعالی خطاب میفرماید یا ایها الذین
 امنوا اتقوا ما رزقکم من قبل ان
 یاتیکم یوم لا یغفر فیہ ولا یخلف و لا شفاعة
 ای مومنان نفقه کنید از آنچه که رزق داده ام
 شما را پیش از آنکه باید روزی که نه برین است و در
 روزی که فروختن گناه و خریدن نیکی نخواهد شد
 و کسی بسبب دوستی نبخشیده نخواهد شد کسی را
 شفاعت کسی نفع نخواهد کرد چرا که در قبول
 شفاعت مذکور جبر لازم می آید و معلوم
 شد که این آیت در حق مومنان فرموده اند
 چرا که خطاب با آنهاست و شفاعت راقیه
 است دیگر که در آن جبر لازم نمی آید مثالش آنکه
 وزیری خوشنویس را بحضرت بادشاه حاضر

سو خدا که حضور بین بیدان که حق تعالی بر او کی نشان
 نوازش می فرماید نقصان میباید و چنانچه خدا را این
 کو قرائت می بیند و فراموشی و اتقوا ایما الجحش نفسی
 عن نفس شیء و لا یقبل منها شفاعة و لا یؤخذ
 منها عدل و لا هم یصرفون که ای تو که گواهی
 خوف که در جمیع کی نفس کسی نفس میباید گفت
 نه که بگماند او کسی سفارش قبول هر کسی میباید
 لیا جایگاه آورنده مدد دیگر جابین که دیگر نیست آدمی
 بکنند بین که بآیت او را سببی او که بین کافران
 حق بین او تری هیچ الا که لفظ لا نکره آید و عیسی
 قبول پر الوالت کیا که آری پس او کس نیست که فی
 بین خدا تعالی مومنان کو خطاب فرماید که ایمان
 و الوجود غیر هم تو که گوی و او همین سخن کرد و او سید
 که آنرا می بیند چنانچه می بیند و گناه چنانچه خریدی جایگاه
 آورنده کوئی شخص کسی و حتی کی و جبر و بخشا جایگاه
 آورنده کسی کسی کی سفارش نفس دیگری کیونکه بر قسم
 کی شفاعت کو قبول کنی بین جبر لازم آید و آری
 واضح میگوید که بآیت مومنان کو حق بین نازل
 فرماید که کسی که خطاب و نه بین میباید و شفاعت
 کی ایک دوسری قسم میباید جبر لازم نمیدانند
 او کسی مثال یون سحری چنانکه که ایک شخص سحر
 چو رکوبادشاه کے دربار بین تو گون نے
 حاضر کیا بادشاه نے او کے ہاتھ کاٹو کا

آورند پادشاہ دست بریدنش اجازۃ فرمودہ
 شخصے دیگر بھجو ملک ظاہر نمود کہ این گنہگار خط
 خوش می کشد اگر دستش بر بند خوشنویس بیان
 مملکت باقی ماند از شنیدن این خبر ارادہ پادشاہ
 خود بخود مبدل شود بغیر آنکہ کسی دیگر بروی جہر کند
 بلکہ شخصے دیگر بیک از اوصاف بیان میکند کہ شاہ
 از روی غافل بود خدا کو عرض جل فرمود کہ این قسم شفا
 ہم بروز قیامت واقع نخواہد شد و بعد ازاں
 مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَنْصُرُهُمْ
 يَقُولُونَ هُوَ الَّذِي شَفَعَا لَنَا فِي اللَّهِ قُلْ
 اتَّقُوا اللَّهَ مَا لَا يَعْلَمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
 وَالْأَرْضِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ
 وعبادت میکنند سوائے خدا و آنرا کہ نہ ضرر
 میدہند نشا نزاد نہ نفع میدهد بندگان
 و میگویند کہ ایشان شفاعت کنندگان مانند
 نزد خدا متعالی بگو یا آگاہ خواہد کرد خدا را بآن
 چیز کہ نمیداند آسمان نہ در زمین پاک برتر است
 خدا تعالی از آن چیز کہ شریک کنند یعنی عالم
 است ہر چیز را کہ در زمین آسمان است خوب اند
 و بندگان آفریدہ او ہستند نیز خویہا و عیب
 ہر بندہ را خوب میداند حاجت بیان دیگران
 نیست نیز صورت شفاعت اگر چہ لازم
 نمے آید مالا علمی نادانی آن عالم انبیا و الشہداء

حکم فرمایا اگر یک اور شخص نے پادشاہ کو حضور
 میں عرض کی کہ یہ گنہگار خط خوب لکھتا ہے اگر
 ہاتھ کاٹیں جائیں گے تو اس شہر میں خوشنویس
 باقی رہے گا اس خبر کے سننے سے پادشاہ کا
 ارادہ خود بخود بدولت اسکے کہ کوئی اور سپہ جہر
 کرے بدل جاتا ہے اور قسمی قسم کا جبر لازم نہیں آتا اتنی بات
 ہے کہ ایک شخص مجرم کو و صفوں میں سے ایک ایسا صوف
 بیان کرتا ہے جس سے پادشاہ غافل تھا خدا تعالیٰ
 نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہماری جناب میں
 اس قسم کی سفارش واقع نہوگی چنانچہ فرمایا
 اور خدا کے علاوہ انکو پوچھتے ہیں جو انہیں
 نہ ضرر دیتے نہ نفع پہنچاتے ہیں اور کہتے
 ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کے پاس ہماری شفاعت
 کرنے والے ہیں اے محمد تم کہہ دو کیا آگاہ کرتے
 خدا کو اس چیز سے جو آسمان زمین میں
 نہیں جانتا خدا تعالیٰ پاک اور بزرگ ہے اور
 جیسے کہ شریک کرتے ہیں یعنی جو چیز زمین
 اور آسمان میں ہے خدا اس کو خوب جانتا ہے
 کیونکہ وہ عالم انبیا اور بندگان اس کو مخلوق
 ہیں نیز وہ ہر بندہ کی پہلائی برائی خود ہی
 خوب جانتا ہے اسکو سامنے دوسرے کو بیان
 کرنے کی کوئی بھی جانتا نہیں پس اس قسم کی شفاعت
 میں ہر چند کہ لازم نہیں تا لیکن اس عالم انبیا و الشہداء

بلغم می آید تعالی شانہ و نیز شفاعت راطوی
 است دیگر شانش آنکه چهار دزدان بیکبار حضرت
 پادشاه گرفتار آمدند سزا از آن بکار دزدی چالاک
 و از غضب سلطانی بے باکی یواز آن مرد پرور
 که اتفاقاً با خواست شیاطین باین فعل قبیح گرفتار آمد
 اب از دیدہ ہمین بیز و سرازند است عصیان
 بر نیلار د پادشاه معلوم کرد که این بیچاره ناگهان
 باین فعل قبیح گرفتار آمده و دزدی را شعار خود مقرر
 نه نموده رحمت پادشاه بسوئے عفو تقصیرش
 منوجه میشود اما آئین سلطنت تقاضای کن
 که یکے را بنشیند و دیگران را دست ببرد آنگاه
 پادشاه خود بسبب مجبوری و بسوئے یکے از نظیر
 دولت با خفا اشاره می فرماید که بحق فلان
 ردی شفاعت بسیار تا به چشم مجروحم این اشاره
 یکے از مقربان مجلس جمین شفاعت می ساید
 که این گنهگار را بما علایقی است اگر از تقصیرش
 در گذرید احسان بر احسان است بمعاینه این
 حال ملک از انتقامش در گذشت و فیصورت
 شفاعت جبر بر پادشاه نیست بلکه مدین وضا
 و خواہش او ہمین بود که واقع شد پس در روز قضا
 ہمین صورت تحقق خواهد شد که بآن اشاره میفرماید
 مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَ الرَّبِّ ذَا ذُنُوبٍ كَثِيرَةٍ
 که شفاعت کند نزد خدا تعالی مگر با جانش

کی بے علمی و نادانی لازم آتی بود او کی نشان
 اس تو بر تر ہے شفاعت کا ایک اور بھی طریق
 ہو جسکی مثال یہ ہے کہ چار چور و فتنہ بادشاہ کو سناؤ
 گرفتار ہو کر آئے تین تو انہیں سے چوری و عیب
 کو قن بین نہایت ہوشیار و سلطانی غضب سے
 بے باک تھے اور ایک پزیر گار آدمی تھا اتفاقاً
 شیطان کو مکرو فیہ بین اگر اس بُری فعل میں
 مبتلا ہو گیا تھا اب بادشاہ کو حضور میں آنکھوں سے
 آنسو بہاتا اور گناہ کی شرمندگی سے سر پر نہیں
 اٹھاتا ہی جس سے بادشاہ کو معلوم کر لیا کہ بیچارہ
 اس بُری فعل میں مبتلا گمان گرفتار ہو گیا ہی اس چوری
 کا پیشہ مقرر نہیں کیا اسوقت بادشاہ کی مہربانی
 کو اسکی عفو تقصیر کی طرف متوجہ ہوتی ہو مگر سلطنت
 قانون اس بات کو نہیں چاہتا کہ ایک بے خوش بین
 اور اوردن کو لا تھ کاٹیں اسوقت بادشاہ خود
 سپرد ہوئے تا اور حاضرین یار میں ہی ایک شخص
 اشارہ کرتا ہو کہ تو فلان شخص کی سفارش کرنا کہیں
 او کی بخشش اس اشارہ کو سمجھتی مقربان جلسہ
 سے ایک شخص شفاعت کریشانی زمین پر گھستتا ہو کہ
 اس مجرم کا ہم سے تعلق ہو اگر آپ اسکی تقصیر کو مست
 فرمائیں گو تو احسان آئندہ ہوگا طویل و قیمتی رہے
 پادشاہ بددلی سے دگر کر رہی ہو پس اس قسم کی
 شفاعت میں بادشاہ پر کہ فی سبب لازم نہیں آتا

پس چون کسی را جانش خواہد شد سفارش و جلاوت
 خواہد شد و لغو ذبا لہ اگر ارادہ الہی یا شفاعت کسی
 متعلق خواہد شد کہ طاقت دارد کہ دم شفاعت
 بزند طالب عزوجل را راضی باید نمود کہ شفاعت
 ہم بدست او و بحقیقت شافع نیز ہوں و ا
 پاک است بسوگو ہمین معنی اشارہ می فرماید
 قُلْ لِلّٰہِ الشَّفَاعَةُ جَمِیعًا بگو اے محمد خاص
 برائے خداست شفاعت ہمہ یعنی شفاعت
 ہم بدست کسی دیگر نیست اینست حال شفاعت
 کہ بسیار سے از نادان حقیقتش نمی فہمند و
 طاعت غیر از طاعت خدا نیغالی زیادہ تر
 میدانند پس ہیچیکے را از انبیا و اولیاء و
 بر نعم و ضرر رسانیدن درین دنیا مانند ہمین
 معنی ازین آیت مقصود قُلْ لَا اَمْلَکُ لِنَفْسِی
 لَفَعًا وَاَظْهَرُ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَاَکُوْنُ مِّنْ
 اَعْلَمِ الْغَیْبِ لَا اَسْکُرُ مِمَّا اَخْبَرَ وَمَا
 مَسْنِی السُّوءُ اِنْ اَنَالَ لَا اَنْدِیْرُ وَاَشْکُرُ
 لِقَوْمِیْ مُؤْمِنُوْنَ بگو و محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ نمی توانم برائے خود نفع و ضرر رسانیدن
 مگر آنکہ کہ خدا خواستہ است و اگر من دانستم
 علم غیب را بر آئینہ بسیار جمع کردہ از جنس
 و ز سیدہ میں ہیچ سختی نیستیم من خبر آنکہ ہم کنند
 و شرہ دہندہ بولائے گروہی کہ بقیہ میدانند

بلکه او سکی صفا و خوشش را ہمین معنی جو واقع ہوا
 سقویاست کہ دن شفاعت کی یہی صورت
 ہوگی جسکی طرف یوں اشارہ فرمایا ہمین
 ذَا الَّذِیْ یُشْفَعُ عِنْدَہُ اِلَّا بِاِذْنِہٖ کہ گوشہ خصر
 جو خدا تعالیٰ کو پاس سفارش کرو مگر او سکی اجازت
 کہ ساتھ پس جس شخص حقین او سکی اجازت
 ہوگی او سکی سفارش ہووہ گروہی او اگر عیادایا
 ارادہ الہی کسی کے بدلہ یعنی متعلق ہوگا تو کہ کو
 طاقت ہوگی بگو سکی حقین شفاعت کا دم
 ماری پس خدا تعالیٰ کو رضی کرنا چاہیو جسکی مانع
 میں شفاعت کی باگ ہو او در حقیقت سفارش
 کرنا و الوہی وی پاک و وسیع پروا ذات ہیچانہ
 اسی معنی کی طرف اشارہ فرمائی ہمین قُلْ لِلّٰہِ الشَّفَاعَةُ
 جَمِیعًا کہ اے محمد کہہ کہ خاص خدا ہی کو واسطے
 سفارش ہی ہی شفاعت ہی کسی و سکر کو مانعین
 ہمین ہی شفاعت کا حال ہو جسکی حقیقت و کثرت
 اکثر نادان کہ باو افتد و غیر خدا کی مانع از خدا کی فرمانبرداری
 سو زیادہ تر جانتہ ہیں پس سلمان کو چاہیو کہ ہمین
 او دلیونین کی یکو بھی زین دنیا کے نفع و ضرر نہ خالی
 پر قادر و چنانچہ ہی معنی اس آیت مقصود ہمین
 قُلْ لَا اَمْلَکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَاَضَرُّ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ
 وَاَکُوْنُ مِّنْ اَعْلَمِ الْغَیْبِ لَا اَسْکُرُ مِمَّا اَخْبَرَ وَمَا
 مَسْنِی السُّوءُ اِنْ اَنَالَ لَا اَنْدِیْرُ وَاَشْکُرُ لِقَوْمِیْ مُؤْمِنُوْنَ

حاصل آنست که پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
 با وجود بیکه رسول اند طاقت ندارد که منفعت
 بجان خود رساند و خود را از ضرر باز دارد و نیز حق تعالی
 فرمود که مگر او محج که من علم غیبی که نمیدانم این محض خاصه
 است که من آنم و علم غیبی پس منفعت بسیار چه کرده
 و هیچ ضرر به من نرسیده مثلاً اگر دانستم که سب
 من در خواهرم در دست کافری فروخته و اگر
 دانستم که بر و جنگ احد شکست خواهد شد
 آنروز جنگ نکردم و ما را چند آنکه غمهایان میداد
 که پیغمبر که یاد میکنم میشوند و هر چیز آینه غایب
 از نظر را میداند غلط محض است من از بین
 چشم کار من ترسانیدن از حق تعالی و
 مرده کوهان از نهتنای غیر تناسلی است
 فقط آنکس که سخن مایا و میدارند کس
 نمیداند که پس پشت ما چیست شام چه
 ظاهر خواهد شد و نیز باید دیگر میفرماید و کلام
 یٰحِیْطُونَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِیْ اِلَّا بِمَا شَاءَ
 و احاط نمی کنند مردمان هیچ چیز که در علم خدا
 است مگر همان قدر که خدا می خواهد خواست معلوم
 شد که هر چه در علم پروردگار است غایب از نظر
 بنده است هیچ چیز از ان بنده را معلوم نمیشود
 مگر قدر که خدا خواهد و هانقد علم میدهد پس
 این هم باختیار خدا است باختیار بنده تا هر چه

که او محج صلی الله علیه وسلم فرمود و بگو که من اینم که حق
 و ضرر پیغمبر کی طاقت نمیدانم که مگر خدا را یا ما را و اگر
 علم غیبی تا تو منفعت کی جنس است چه بهر که نسبت
 او محج که کوئی غنی نیستی میرا کام چه اسکند و چه بهر
 که من را فرموده و او را و چون گویند که من اینم و بنده
 خوشی تا فرموده و او را و اسکا خلاصه طاعت بود که پیغمبر
 صلی الله علیه وسلم با وجود بیکه رسول این مگر تناسلی
 این جان که نفع پیغمبر را و ضرر پیغمبر کی طاقت
 که تو نیز حق تعالی فرماتا که او محج که کذبین هر که علم
 غیبی را جان تا تو محض خدا کا خاصه اگر بین علم غیبی
 تو بهر تناسلی بهایان چه کرکتیا او محج که کوئی نقصان
 نه پیغمبر مثلاً اگر بین جان تا که کل میرا گهوارا و ما را
 تو او کسی که فرموده بی التا و اگر محج که علم ما که جنگ
 احد بین شکست بودگی تو او س و در جنگ که تا تم
 جو بهار و ساقه یا اعتقاد رکعت بود که بصورت هم پیغمبر
 کو یاد کرد و این ه سن لیتا او و بهر آنحوالی چیر کو یا جو
 نظر سو غایت او و خوب جان تا تو محض غلط او بود و
 بین آقام کا آدمی بنده من میرا کام تو خدا را
 سو در آن او غیر تناسلی نفیون کی خوشخبری سنانا جو او
 بهر مرفا و بنده گون که جو بهاری باتون بنده
 رکعتی بین کوئی اتنا بهر بنده جان تا که بهاری پیغمبر
 کیا جو او شام کو کیا ظاهر و گاه ایند و سمری است
 فرموده و او را و بی شایع من علی الا جماعه که او

بخود ابد بقید **فصل چہارم** در بیان تشریح
فی العبادات باید فہمید کہ تعظیما شکیہ بر او حق تھا
مقرر کردہ انداز عبادت میگویند اگر آن تعظیم
شمار مقرر فرمودہ و اگر جماعت دیگر مقرر کردہ
باشد ملحق بعبادت مونسند پس تعظیما شکیہ
خدا تعالی را سجایم آرند بخلق نباید کرد
کہ میفرماید **وَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰہِ اَنۡدَادًا**
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ پس نگردانید برائے خدا
تعالی ہمسران در عمل با وجودیکہ شما میدانید
کہ کسی ہمسر اتم تعالی نیست یعنی شما یاران
و عقیدہ خود کسی را برابر مرتبہ خدا نمیدانید
لیکن تعظیما ت برابر میکنید از وقت آدم
تا این دم باین طور کافر پیدا شدہ کہ دو
خدا گفتہ باشد یا کسی مخلوق را در مرتبہ برابر خدا
دانستہ باشد و علم خود لیکن ہمین قدر میدانند
کہ بزرگان را بسبب قرب کارخانہ الہی خلوات
و بسبب کثرت ریاضت اندکے از صفات
بار تعالی در ایمان پیدا گشتہ مثل پرودگا
اگر پیشماران پیدا میتوانند کرد این بزرگان
اگر خواہند یک شخص را پسرخشد و اگر پرودگا
تمام عالم زمین را مقہور و معذب تواند کرد این
بزرگان کسی را کہ خدمت شان پے ادنی کنند
البتہ چیسے ضرر رسانند و میتوانند چون با عتقا

خدا کو علم میں ہی کچھ بھی خاطر نہیں کر سکتے مگر اوستی
کہ خدا انی جاننا معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کو علم میں ہو وہ
بندہ کی نظر سے غائب ہے اور اوستی کے بندہ کو کچھ بھی
معلوم نہیں ہو سکتا مان جس قدر خدا چاہتا ہو وہ
علم دیدیتا ہو پس بھی خدا کو اختیار ہے کہ بندہ کو
اختیار میں جو چاہے کچھ بھی **فصل** عبادت میں
شرک کرنے بیان میں پہنچنا چاہیو کہ جو بزرگی اور ہم
حق تعالی کو واسطے مقرر کی ہو اسو عبادت کہنے
میں تعظیم شمار فی مقرر فرمائی ہو اور اگر کسی اور
جماعت کے مقرر کی ہو تو اسکا ملحق بعبادت نام رکھتے
ہیں پس تعظیم کہ خاص خدا تعالی کو واسطے بجا آتی ہے وہ
مخلوق کو کرنی نہ چاہیو کیونکہ فرمائی ہیں **وَلَا تَجْعَلُوا**
لِلّٰہِ اَنۡدَادًا اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنی خدا تعالی کو کوئی
کسی کام میں ہمسر نہ بناؤ باوجودیکہ تم جانتو کہ خدا کا کوئی
ہمسر نہیں ہو مطلب یہ کہ کسی کو گوتم اپنی عقیدہ
میں خدا کو مرتبہ برابر کسی اور کو نہیں چاہتو ہو تعظیم
و بزرگی میں اسکی برابر اور نیکی بھی کرتے ہو آدم
علیہ السلام کو لیکر اسوقت تک کوئی کافر یا
پیدا نہیں ہوا جسنے وہ خدا کو ہوں یا اپنی علم و عتقا
میں کسی مخلوق کو خدا کی برابر مرتبہ میں جانا ہو مگر
اس قدر جانتو تھے کہ بزرگوں کو تقرب کی وجہ خدا کو
کارخانہ میں کچھ نہ خل ہو و کثرت ریاضت کی وجہ
خدا کو صفات پس کچھ نہیں بھی پیدا ہو گئی ہیں

مردمان این ظن فاسدستقر شده است بهمین
سبب تعظیفات بزرگان خارج از حدیجی می رند
و تحصیل ضایعاتشان بسیار سعی بنمایند و بیست
شکر باشد که از امر و و کرده اند **اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَ أَيْدِيهِمْ وَلَا يُحِيطُ بِشَيْءٍ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ**
بیشک خدا تعالی نمی بخشد آنرا که شرک کند بخدا
و بخشیت کمتر ازین هر کس را که میخواهد هر که تعظیم خدا
و دیگر پیرا شرک کند باید که دست فحوس بر سر
زند و امید سجات آخرت از دل راسازد
تعظیفاتیکه در شرع برائے خداست یعنی
عبادت هر چند که بسیار است اما دو چار از آن
بیان میکنم تا دیگران را بر وسع قیاس نمایند
از آنچه است ارکان صلوٰه که برای دیگران
نیاید کرد و یک غیر الله را سجده کند کافر گردد که
میفرماید **وَأَسْجُدْ لِلَّذِي خَلَقَهُنَّ**
إِنْ كُنْتُمْ آيَاكَ تَعْبُدُونَ و سجده کنید یا
خدا که پیدا کرده است آنها را که بتید شما که
همون خدا را عبادت می کنید **وَأَلْكَحُوا**
مَعَ الرَّاغِبِينَ و رکوع کنید بار کوع کنندگان
هر که پیش غیر خدا رکوع کرد یعنی بصفت کوع
قدر تعظیفاتم کرد بشکر افتاد و قوم الله
قائنین و سیتاده شود بیداری خدا فرمان برار
یعنی دست بسته و با ادب برپا استادن

خدا تعالی اگر بشمار آدمی پیدا کرد سکتا تو بزرگ اگر چنانچه
تو ایکن آدمی و کوه فرزندش سکتی بین و اگر خدا تعالی
ساری جهان کو عذاب قهرین مبتلا کرد سکتا بی بزرگ
او شخص جمع جوانی خدمت میرا ادبی کرے بالفرض
کوئی نه کوئی ضرر نیچا سکتی بین چنانکه آدمی و کوه عتقاد
نیاسد خیال خوب مستحکم او مضبوط بهو گیا بیست و سه بزرگ
کی بزرگان سکتا زیاد بجایا تو بین او را و انکی بنام
جامل کر نمین بید کو فتنش کیا کرتے بین پس سنی کو
شرک باید که تو بین سکتا و آن بین دمو اگر کون الله
لَا يَخْفَىٰ عَنْ شَرِّكَ يَهُ وَيَخْفَىٰ مَا كُنَّا نَكُنَّا
نیچو شخص خدا کو ساتھ شرک سکتا بی خدا تعالی امکی
بخشش نهید کر تا او را و سکتی علا و حیو چاستا بی بخش
دیتا بی پس شخص خدا کی بزرگی بین او وون که شرک
کردی او و فحوس سکتا چو سیر پیتا او رز و بی نجات
سوس ل سو نکال الله چاستا شرع شریف بین چو بزرگ
خدا کو لیو بین منور عبادت هر چند که ده و پیتا بین مگر
اون بین دو چار بیان کر تا همون تا که او وون کو
اونی قیاس کر لین منجمله او کی نماز که ارکان بین چو
دو مرتبه کوع کرد نیچا بین مثلا شو شخص خدا کو علا و حیو
کو سجده کر یکا کافر مگو کا کیونکه فرما تو بین **وَأَسْجُدْ**
لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ ان کونکر یا کونقبدون یعنی
خدا سکتی سجده کرد سکتی تمام چوون که پیدا کیا اگر تم خدا
بی کی عبادت کر تو مزا و فرمایا **وَأَلْكَحُوا مَعَ الرَّاغِبِينَ**

پیش غیر خدا شرک است وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ
 فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَبِرَّ مَا بَشَرْتُمْ
 بِيَسْ بَكَرْدَانِ رُوئے خود را بطرف خانہ کعبہ
 بپس وقت عبادت وی گردانیدن متوجہ
 بسوئے قبر بزرگان تعظیماً سوائے بیت اللہ
 شرک است و همچنین است عا کردن از غیر اللہ
 کہ می فرماید وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَتَّبِعُ
 مَزَلًا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنِ
 دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ کہ ام گمراہ تراست از آن
 کس نیک نداند مگر کند سوائے خدا آن شخص را
 کہ قبول نخواہد کرد او را و آنہا کہ از خدا کر نش
 غافلند یعنی ازین قوم زیادہ تر گمراہی
 نیست کہ مردگان یا دیگر غیر اللہ را ندا می
 داور نشان ہرگز جواب این گمراہان نمیدانند
 میدانند کہ او نشان می شنوند بلکہ او نشان
 پیغمبر اترا نداند کردن و فریاد بر آوردن این
 گمراہان مردانیکہ میگویند یا رسول اللہ یا علی
 یا غوث الاعظم یا حسین یا فاطمہ ای خواہ
 دیار پیر حوال خود را ازین آید کریمہ ملاحظہ
 فرمایند إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمُوتَى وَلَا تَسْمَعُ
 الصُّمَّ اللَّهُ حَلَّكَ بِشَيْك تَوْشَنُوْنِي كُنِي مَرْدَه
 وشنوائی کنی کہ را یعنی در باب شنیدن مردہ
 و کہور بر سر است وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُورِ

یعنی رکوع کرنی و الونکو ساتھ رکوع کرو پس خود غیر خدا کر نش
 رکوع کیا یعنی رکوع کی طرح تعظیم کی جہت سے نہ کرو ہم کیا و
 ضرورت شرک کہ گمراہی میں پڑا اور فرمایا وَفِي مِثْلِ
 قَانِیْنِ کہ پڑی موعودا کو لئے فرمانید اریس کیلئے
 ہاتھ باندھنا کہ پانوں کو بلالو بکڑا ہوتا شرک ہو اور فرمایا
 وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ
 کہیں تم ہو تو اپنی مویوں کو خانہ کعبہ کی طرف پھیر
 پس عبادت کو وقت بیت اللہ کو علاوہ بزرگوار
 کی قبر کی طرف تعظیماً متوجہ ہونا اور غفل کرنا شرک ہے
 اور سہ طرح غیر خدا سید عالم گناہی شرک ہے جیسا کہ ارشاد
 ہوتا ہے وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَتَّبِعُ مَزَلًا يَسْتَجِيبُ لَهُ
 یَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنِ دُعَائِهِمْ
 غَافِلُونَ یعنی کون گمراہ زیادہ ہو او ش شخص کے کہ خدا
 کو چھوڑ کر ایسے شخص سے دعا مانگتا ہے جو قیامت تک
 اسکی ماقبول کرے گا مگر یہ کہ وہ اکی دعا جو شخص خیر
 میں مطلب ہے کہ اس قسم سے زیادہ تر گمراہ کوئی قوم
 نہیں ہے جو مردوں یا کسی اور کو خدا کو سوتا کرتے
 ہیں اور وہ ان گمراہوں کو ہرگز جواب نہیں دیتی
 جانتی ہیں کہ وہ سن نہیں جالانکہ وہ ان گمراہوں
 کی دعا مانگنا اور فریاد مچانے سے محض خبر ہیں جو آدمی
 کہ یا رسول اللہ او یا علی او یا غوث الاعظم او یا حسین
 او یا فاطمہ او را دعا خواہد ادا کرے پیر کہا کرتے ہیں اپنی
 احوال اس آید کریمہ کے ساتھ موازنہ کر سکتے ہیں کہ

نیستی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہدا
 کنندہ آن شخص را کہ در قبر است و قرآن
 شریف را اگر برائے خدا خواند عبادت
 است و اگر برائے رضامندی و تقرب
 غیر اللہ بخواند شرک است روزہ کہ از
 عظم عبادت است اگر برائے غیبت
 گیرند خواه تمام روزہ خواہ نیم روزہ کافر
 مطلق خواهند شد اگر کان حج کہ از عظم
 عبادت است اگر بجا آید دیگر ادائید کفر
 صریح باید کہ گردن بیاختار سوائے خانه
 کعبہ نکرند کہ میفرماید وَ لَبَّيْكَ يَا كَبِيتِ
 الْعَتِيقِ باید کہ طواف کنند یا بین خانه قدیم
 و در میان دو مکان سوائے صفاء و مروہ نباید
 و دید و جانوریرا سوائے خدا تعالی برائی
 دیگر ذبح نیاید کرد همچنین است سر تراشیدن
 و صورت زایران نمودن و دیگر ارکان حج
 نیز برین قیاس باید کرد و بہترین طاعات
 زکوٰۃ است و اتفاق فی سبیل اللہ نقد و جنس
 و یا طعام اگر بنام مردگان و نیاز بزرگان یا
 جن پری و ملائکہ یا دیگر غیر اللہ باشد شرک
 است و خوردن آن طعام ناجائز قال اللہ
 تَعَالٰی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ
 وَحُمْلُ الْخَنَازِيرِ وَمَا أَهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ حَرَامٌ

اِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتِ وَلَا تَسْمَعُ الصَّلٰةَ الدَّاعِيَةً
 ثم اذ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرد کو سنا سکتے ہو
 نہ بہر کو بیخو سنے کو حقین مردہ اور بہرہ برابر ہے
 وَمَا أَنْتَ بِمَسْمُوعٍ فِي الْقُبُورِ اَوْ رَنَّهُمْ اَوْ نَكْوُ
 کو سنا سکتے ہو جو قیرون بین بین اسطرح قرآن مجید
 محض خدا کی واسطہ پڑھنا عبادت ہو اور خدا کی نصیحت
 او تقرب کے واسطہ پڑھنا شرک و زہر جو ساری عبادت
 سو بڑی عبادت ہے اگر غیر خدا کو واسطہ پڑھیں خواہ سنا
 روزہ یا آدھا کافر مطلق ہو گویا اسطرح حج جو تمام عبادت
 سو افضل ہے اگر کسی اور کو واسطہ آدھا کرے یا حج کفر ہے
 مبتلا ہو گا خانہ کعبہ کو علامہ کسی قبر یا گھر کے گرد گھومنا
 نہ چاہیے کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے وَلَبَّيْكَ يَا كَبِيتِ
 الْعَتِيقِ یعنی اسی قدیم گھر کا طواف کرنا چاہیے اور صفاء
 مروہ کو سوا کسی مکان میں نہ ڈرنا چاہیے اور جانور
 خدا تعالی کے علاوہ کسی اور کے لٹو نہ کرنا چاہیے
 اسطرح سر نہ ڈالنا اور زیارت کرنے اور جیسی صورت آئنا
 اور دوسرے ارکان حج کو اسی پر قیاس کر سکتے ہیں اور اگر
 ہند کیوں میں بہتر ہندگی زکوٰۃ اور خدا کی راہ میں مال
 صرف کرنا نہیں اگر کوئی نقد و جنس کھانا مردوں کے
 نام پر یا بزرگوں کی نیاز یا جن پری اور فخر و باغ
 کو سوا کسی اور کو واسطہ ہو نا شرک ہو اور سکا کھانا نا
 اللہ تعالی فرماتا ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ
 وَحُمْلُ الْخَنَازِيرِ وَمَا أَهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ یعنی نہ پیر مرد

کرده شد بر شمایان مرده و خون و گوشت خوک
و هر چیز که آواز کرده شد برای غیر خدا بآن چیز نشاء
انکه و حضور پادشاه عتیق نذر پیش غلام پادشاه بزرگ
یا انکه پادشاه خود معبود است پس لایقان رعیت
معرض عتاب سلطانی نمی افتد و نذر شش
نیز بر خاک مذلت می اندازد و اگر آن غلام قبول
کرده باشد آنهم بجل غضب در آید و اگر انکار کرده
باشد نقصان با و نیست پس آن نذر را که
بر خاک مذلت افتاده است شخصی دیگر قصد
گرفتن نماید لابد بمقام غضب سلطانی در آید
پس ظاهر شد با وجود حاضر بودن آن ملک
حقیقی اگر نقدی یا طعمه نذر غیر الله نماید
گرفتن و خوردن آن ناجایز بود درین جزو زنا و
اکثر مردمان قرآن برای تقرب مردگان میخوانند
و طعم نذر بزرگان میدهند و نقد بنام غیر الله
میدهند چنانکه این جمله عبادات موحدان محض
برای خدای کنند چون مردمان سوال
می کنند که چرا قرآن این امر شرک عظیم میشود
عوام الناس خواهرهای یهود و کلیات جهل
بر زبان می آرند و می گویند بَلْ يَتَّبِعُ الْفِتْنَةَ
عَلَيْهِ اَبَا نَا کلام شاق قبول نکنیم بلکه عمل میکنیم
و پیروی نمیایم آن چیز را که جمع یافته ایم بر آن پدرا
خود را بیسته از گفته بشمارم جد و پدر نمیکند از بیم

اورغون او بر سر کا گوشت او بر سر غیر خدا کا نام بکار
جا که حرام است یکی مثال یون سمجھے کہ کوئی رعیت
پادشاه ساسانی او کو غلام کے پاس نذر لے گیا باوجود
پادشاه خود معبود ہی پس ایسے وقت بالضرور وہ
شخص غضب سلطانی کے محل میں پڑ گیا اور پادشاه
او کی اس نذر کو خاک ذلت پر ڈالے گا پھر اگر یہ
نذر غلام نے قبول کر لی تو وہ بھی محل غضب پادشاهی
ہو گا البتہ اگر غلام فراموش کو قبول کر نیسے انکار کیا
تو اس کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا پھر اس نذر کو جو
کی خاک پر پڑی ہوئی ہو اگر کوئی اور لے لے کا ارادہ
کرے گا تو وہ بھی ضرور پادشاهی غضب میں گرفتار ہو گا پس
معلوم ہوا کہ باوجود ہونے و حققی پادشاه کو اگر کوئی نقد یا
کھانا غیر خدا کی نذر کرے اس کا لینا و کھانا ناجائز بنا
ہو اس خیر مانہ میں اکثر آدمی مردون کی قربت و اس
قرآن پڑھتے اور کھانا بزرگون کی نذر دیتی ہیں اور
نقدی غیر خدا کو نام پر صرف کرتے ہیں جیسا کہ موجد
یہ سب عبادتیں محض خدا کو اسلئے کرتے ہیں جب کہ می او
سوال کرتے ہیں کہ تم اس شرک عظیم کو کیوں ترک نہیں کرتے
عوام الناس تو بے بنیاد و جاہل و بے ہوش و کم زبان
پر لاکھتے ہیں بَلْ يَتَّبِعُ الْفِتْنَةَ عَلَیْہِ اَبَا نَا ہم تمہارا
کہنا نہ مانیں گے بلکہ جس چیز پر ہم نے اپنی پابندی کو جمع
یا یا ہے اسی پر عمل کریں گے اور اس کی پیروی سے
جان بیکے لینے تمہارا کہ ہر کسی ہم اپنی پابندی کی پیروی کرتا ہے

ہر دمانیکہ سابق مکتب این امور شدہ اندیج
 مصلحتی فہیدہ باشند بچو اب ایشان خدا کو
 عوہل سے فرماید و لَوْ كُنَّا اَبَا وَّهُمْ لَا يَفْقَهُوْا
 شَيْئًا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ بگو اگر ابا کے شوا باشند
 کہ ہم نیکو دینچیز را و ہدایت نیافتہ باشند بسو
 توحید چہ چاہئے تعجب است یعنی فقط رواج
 ابا و شوا برائے محمد بودن آن حمل دلیل
 تعجبست کہ در گمراہی پدران خود اگر چہ بظاہر
 و لوق در برداشتہ باشند و بعضے مردمان
 کہ روز چند کتاب بینی کردہ اند جہتہا شرعی
 اظہار مینمایند کہ ما قرآن بزرگان بنویسیم و طعام
 بنام غیبیہ نمیدہیم و جانو برابر بے بزرگان ذکر
 نمائیم بلکہ این امور حسنہ محض برائے خدا
 میکنیم و ثوابش بر بزرگان مے بخشیم تا مل نیک
 باید نمود کہ ایشان جملہ گران اند اگر بگو خدا
 میکند چہ اختصاص ماہ مے نمایندش حرم و
 ربیع الثانی و جمادی الاول و شعبان و غیرہ و
 چہ اختصاص طعامہائے مرغوب بزرگان مے
 نمایند مثل پلاؤ و مالیدہ و غیرہ و حصہ باموال
 خود چہ اقرار مے کنند کہ او را قبل از ایام مقررہ
 اندک ہم نہ صرف نمے کنند و جانوریکہ فرج
 مے کنند چہ ابروے نشان مے بندند و
 پیش قبور مے برند این ہمہ شرک خالص است

آنریہ لک جو اس کام کو کر گئے ہیں او نہوں
 نے بھی تو اس میر کی مذکور فی مصلحت بھی ہوگی ان کے
 جواب میں خدا تعالیٰ فرماتا ہو و لَوْ كُنَّا اَبَا وَّهُمْ لَا
 يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ کہ اگر محمد تم ان کو کہند
 بہلا اگر تہارے باپ ادا کسی بات کے سمجھتے ہوں تو حید
 کی طرف اہیاب نہوں تو کیا تعجب کی بات ہوئی
 صرت تہارے باپ ادا کی رسم و رواج اس کام کو
 پسندیدہ ہونی کی دلیل نہیں ہوا بخوبی ادا کی گمراہی
 میں تعجب نہ کرو اگر چہ بظاہر گمراہی ہوتی ہوں
 او بعض آدمی چند دن کتابوں کا مطالعہ کر کے شرعی
 جملہ ظاہر کرتے لگتے ہیں کہ ہم قرآن بزرگوں کو لکھ
 نہیں دیتے غیر خدا کو نام پر لکھنا نہیں تو
 بزرگوں کو واسطے جانور فرج نہیں کرتے بلکہ سب نیک
 کام محض خدا کو واسطے کرتے اور اسکا ثواب بزرگوں
 کو بخشتے ہیں غور کرنا چاہئے کہ یہ لوگ جملہ گمراہ
 تو اور کون ہیں بہلا اگر خدا کو واسطے کرتے ہیں
 ہند کی تخصیص جیسو محرم میران جی ہار شہبرات
 وغیرہ کی کیوں کرتے ہیں اور جو کھانین ان بزرگوں
 کو مرغوب ہوتے ہیں جیسے پلاؤ و مالیدہ وغیرہ کو کیوں
 خاص کرتے ہیں اور اپنی مالوں میں حصہ کیوں مقررہ
 کرتے ہیں کہ ایام مقررہ سو پہلے کچھ بھی صرف نہیں کرتے
 اور جس جانور کو فرج کرتے ہیں او سکیوں نشان لگا
 او قبروں کو سانچہ لیا تو ہیں یہ صحتیں غلط شرک کی

کہ شیطان بجلد و فریب بخشدین ثواب ہل
 انہا انداختہ است بسبب اینکه آن ملعون
 حضور پروردگار و عہدہ کردہ است قال
 اخذن من عبادک نصیباً مفروضاً
 وَلَا ضَلَمَ لَهُمْ وَلَا امْتَحَنَهُمْ وَلَا امْرُئُهُمْ فَلْيَبْتَئِكُنَّ
 اِذَا نِ الْاَنْعَامِ وَلَا امْرُئُهُمْ فَلْيَبْتَئِكُنَّ خَلَقَ
 اللّٰهُ وَمَنْ يَخْذُ الشَّيْطَانُ وَلِيًّا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ
 فَقَدْ خَسِرَ خَسِرًا مُّبِينًا گفت شیطان
 از خدا می خورم و چل کہ بیشک خواہم گرفت از بندگان
 تو حصہ مقرر کردہ شدہ و بیشک گمراہ خواہم کرد
 آنہا را و بہ تحقیق آرزو سے باطل بل آنہا
 خواہم انداختہ بیشک حکم خواہم کرد ایشان
 را پس بشکافند گوشہ ہائے چہار بیان
 را و ہر آئینہ حکم خواہم کرد پس باید کہ متغیر کنند
 خلق خدا را و ہر کسی کہ بگردد شیطان را و
 سوا از خدا پس بیشک در نقصان افتاد
 نقصان طاہر یعنی شیطان و عہدہ کردہ
 است کہ از بندگان تو حصہ مقرر خواہم کرد
 باین طور کہ ہر سال در و و صدر و پیہ اینقدر نیاز
 غیر اللہ بدہند یا ہر سال اینقدر غلہ بنام فلان
 بزرگ جلا نمایند و آرزو سے باطل بدہا
 ایتہا انداختہ است مثلاً این مضمون کہ ہر
 نیاز این بزرگان ادا خواہد کرد و در این

کہ شیطان از خیلہ او فریب یواون کو دلوں میں
 ثواب بخشا اور اسکا عطا کرد الدیہا کیونکہ وہ
 ملعون خدا کو سامنے وعدہ کر چکا ہے کہ اَخَذْتُ
 مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا وَلَا ضَلَمَ لَهُمْ
 مِنْهُمْ وَلَا امْتَحَنَهُمْ فَلْيَبْتَئِكُنَّ اِذَا نِ الْاَنْعَامِ
 وَلَا امْرُئُهُمْ فَلْيَبْتَئِكُنَّ خَلَقَ اللّٰهُ وَمَنْ يَخْذُ
 الشَّيْطَانُ وَلِيًّا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خَسِرًا
 مُّبِينًا خدا تعالیٰ کی حضور میں شیطان بولا کہ
 بلا شبہ میں تیرے بندوں کی ایک مقرر و معین حصہ لو
 او بیشک میں او نہیں گمراہ کروں گا اور ان کے
 دلوں میں چھوٹی آرزو میں دلوں کا اور میں نہیں
 جانوروں کو کان بھارت کا حکم کروں گا میں نہیں
 حکم کروں گا وہ خدا کی پیدائش کو بدل دالین کو
 خدا تعالیٰ فرماتا ہوا ہے شخص خدا کو سوا شیطان
 کو دوست رکھے گا بلاشبہ ضریح اور
 ظاہر نقصان میں پڑے گا یعنی شیطان نے
 وعدہ کیا ہے کہ میں تیرے بندوں سے
 باین طور حصہ مقرر کروں گا کہ ہر برس دو سو پونہ
 میں ہتھوڑا کر غیر کی نیاز چڑھائیں یا ہر برس
 اتنا غلہ فلان بزرگ کو نام پر علیحدہ کریں اور
 اوں کے دلوں میں باطل آرزو میں الین
 مثلاً یہ مضمون سمجھا یا ہے کہ جو شخص ان بزرگوں
 کی نیاز ادا کرے گا تو یہ بزرگ اسکی ضرور

بزرگان شفاعت کروہ بحیثیت خواہم برو
 وحکم مے کند تا خلقت خدا بے را متغیر
 مے کنند باین طور کہ خود را خواہم سرا
 کنند یا ریشہا خود را بتراشند یا بطور دیگر
 خود را منقلب کنند لغو یا لٹہ منہا این
 ہمہ مکر شیطان است کہ بتقریب ثواب
 بخشیدن بخاطر مردمان شرک مے اندازد و
 وعدہ ہائے خود را ایفا مے نماید و اگر
 از مردمان ثواب ختم قرآن طلب نمایند
 یہ بخشیدنش تامل مے کنند و اگر یک پرو
 بخواہند ہزار جیلہ در میان آرند پس ثواب
 آخرت در دل اینہا قدر و وقار ندارد
 کہ بے تکلف بدگیران مے بخشند بحدیث
 مذکور است کہ ہر روز قیامت شخصے را نیکی
 و بدی بمنزلان عدالت برابر خواہد شد حکم
 خواہند کرد کہ یک عمل خیر دیگر یا رتانیکی تو
 زیادہ شود و مستحق جنت شوی پیش ہر یک
 عزیز دست التجا و راز خواہد کرد و مادر و پدر و
 و فرزند و بخشیدن یک عمل خیر اعراض خواہند
 نمود و امر و زجر بے پاکی است کہ بخشیدن
 ہزار عمل خیر دریغ مے کنند مگر قدر اعمال
 و خوف آخرت منیدارند و اعمال را بس
 خفیف مے سبک انگارند و حقیقت ثواب

شفاعت کر کے جنت میں داخل کر دیں گے
 نیز شیطان حکم کرنا ہو کہ لوگ خدا کی سدا نش کر
 اس طرح بدل اتے ہیں کہ اپنے خواہم سرا بنالین
 یا داریوں کو متاڈ لٹے یا کسی اور طرح اپنی
 پلٹ لیتے ہیں لغو یا اللہ منہا پس یہ شیطان
 کے دوا دیں اور کو تو ثواب عطا کر نیکی تقریب سے
 آدمیوں کو دلوں میں شرک ڈالتا اور اپنی
 وعدوں کے پورا کرنے میں کوشش کرتا
 ہے دیکھئے اگر آدمیوں سے قرآن مجید کے
 ختم کا ثواب طلب کرتے ہیں تو اسکو دینو
 میں کچھ بھی تامل نہیں کرتے اور ایک روپیہ
 مانگتے ہزاروں جیلہ پیدا کرتے ہیں پس
 ان لوگوں کو دلوں میں آخرت کا ثواب کو بھی
 وقت قدر نہیں رکھتا کیونکہ تکلف اور کٹ بخشیدن
 ہیں ایک حدیث میں آیا ہو کہ قیامت کے دن
 ایک شخص کی نیکی اور بدی بمنزلان عدالت میں
 برابر و ترین گو حکم ہوگا کہ ایک بہلائی اور مے آ
 ناکہ تیری نیکی زیادہ ہو جائیو اور جنت کا مستحق ہو
 پس شخصے ہر ایک غزنیے کے اگر اتھا کا ہاتھ لیا ہوگا
 مگر ان باپ اور جوڑو کو ایک بہلائی تک دینیو میں انکار
 کریں کہ غرض کہ ایک نیکی ڈھونڈو نہ ملیگی کہ کیا شیخ
 اور بخونی ہو کہ ہزاروں نیکیوں کو بخشے میں بھی دریغ
 نہیں کرتا مگر بات یہ ہو کہ یہ لوگ اعمال کی قدر و آخرت

بخشیدن باید فهمید کہ نزد بعضی علماء ثواب
از بخشیدن دیگر بدیگر نیست بدلیل قولہ تعالیٰ
لَهُمَا كَسْبَتْ وَعَلَيْهِمَا كَالْكَسْبَتْ خاص
برائے اوست ہر چہ کسب کردہ است و
بروہست ہر چہ کسب کرد و نیز از بسیاری
از آیات و احادیث بر ہمین معنی لالت
مبارد و نیز مخالف قیاس است کہ نہ
قبولیت عدم قبولیت عمل جناب پروردگار
ظاہر نشدہ و جزا در سبب این شخص موجود
نیست بدیگران چہ بخشند و نہ در بعضی
علماء مثل ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ثواب
اعمال بدنی مثل نماز و روزہ و غیرہ بدیگران
نہ برود و ثواب عبادت مالی مثل طعام خوردن
و چاہ کند بدن و پل بستن نہ از بخشیدن
مردمان بدیگران میسر قیاس بر نماند
علماء متفق اند کہ او اے دین بدیگران بعد از
آخرت برائے مردگان رنای میشود
و نقل است کہ از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پارے پرسید کہ مادرم مردہ است میخواہم
کہ چہ کنم کہ بکارش آید حضرت بکنایہ
جوابے اشارۃ فرمود اما جملہ اہل علم متفق اند
بر اینکہ بخشیدن اعمال بدیگران بسیار و تواتر
اصحاب منقول نیست باوجودیکہ از مادران

کا خوف نہیں کہ تو بلکہ اعمال کو نہایت خفیف اور
بلکہ جانتو ہیں ان لوگوں کے بخشنے کی حقیقت سمجھنی چاہیے بعضی
علماء کہتے ہیں کہ ایک شخص کا ثواب دوسرے شخص
کو نہیں پہونچتا اور اس پر دلیل خدا تعالیٰ کا قول
لَهُمَا كَسْبَتْ وَعَلَيْهِمَا كَالْكَسْبَتْ ہے یعنی ہر یک
لئے اسی چیز کا نفع ہو جو اس کو کمایا اور حاصل کیا
فرمے پھر جو اس کو حاصل کیا علاوہ اس میں اور بہت سی
آیات و احادیث اسی معنی پر دلالت کرتے ہیں اور
قیاس کو مخالف بھی ہو کہ ابھی تک جناب الہی
میں عمل کا قبول ہونا اور نہ ہونا ظاہر نہیں ہوا اور
جزا اس شخص کے ہاتھ میں نہیں ہو تو دوسرے کو
کیا بخش سکتا ہو بعض علماء جیسے امام ابو حنیفہ رحمۃ
علیہ کو نزدیک بدنی اعمال کا ثواب جیسے نماز و روزہ
وغیرہ دوسروں کو نہیں پہونچتا ان عبادت مالی
کا ثواب جیسے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
پل بنوانا جو قص خدا کو واسطہ دمیون کہ بخشے ہو
دوسرے کو ثواب باین قیاس پہونچتا ہو کہ تمام
علماء متفق ہیں کہ فرض دادن کو فرض داکر نہیں ہو
کے عذاباً حرمت مالی ہوتی ہو اور منقول ہو کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صحابی نے دریافت کیا
کہ میری ماں مر گئی ہو میں اس کو لے کوئی ایسی چیز
کرنا چاہتا ہوں جو اس کو کام آئے حضرت نے
کہوں کھوئی کا اشارہ فرمایا لیکن تمام اہل علم

و پدران و بزرگان محبت بسیار پیدا شدند و
 محققی آنها خوب سے شناختند چنانکہ مایان
 نے شناسیم ثابت نیست کہ اکثر این عمل فعل
 آورده باشند چنانکہ باین خبر و زمان بکثرت
 سے کنند و علما جملہ متفق اند بر اینکه در بخشیدن
 اعمال بزرگان اگر بہت نفع قلیل است
 اگر شخص بزرنگانی خود یک پول بدہند
 بہتر از آن است کہ پس از وی لکھ پول بدہند
 اگر شخص تمام عمر خود را تحصیل دنیا برباد
 دادہ باشد و یک عمل خیر نکردہ و خدا کے
 اواز و راضی شدہ ممکن نیست کہ بعد از
 مردنش اعمال خیر پس و سے روانہ کنند و
 اور از عذاب آخرت خلاص نمایند بلکہ
 شیرازی ہمین نعمت سے مراد سمیت برگ
 عیش و گنج و خوش فرس و کس تیار و زکریا
 پیش فرس بد علاوہ ازین اثبت کہ بخشیدن
 ثواب اعمال اگر چه درست است لیکن موثر
 شرک است بسبب اینکه عوام الناس فرق
 نے کنند و اینکہ ثواب عبادات بزرگان
 سے بخشیم یا خود عبادات برائے تقرب بزرگان
 و عباد ایشان میکنیم آخر عبادات بنا م
 خوب سے می کنند و مشرک میشوند پس درین
 زمان کہ کثرت اعمال شرک است خواص

اس بات پر متفق ہیں کہ انکو کامو کا اور کو تو انہیں
 بہت سی متواتر صحابیوں سے منقول ہوئی ہے باوجود
 وہ حضرات مان بایوں اور بزرگوں سے اس درجہ
 محبت کرتے اور ان کو حقوق اس قدر پہنچا
 تھے جس قدر کہ ہم نہیں پہنچا تو مگر اس فعل کا
 عمل ہیں لانا اکثر حضرات سے ثابت نہیں ہوا جیسا
 اس ماننے کے لوگ اس فعل کو بکثرت کیا کرتے ہیں نیز
 ساری علما کا اتفاق ہے کہ مردوں کو اعمال کا ثواب
 بخشنے میں اگر نفع ہو بھی تو بہت ٹھوڑا ہے اگر کوئی
 آدمی اپنی زندگی میں ایک پیسہ خرچ کرے تو اسکو
 پیچھے لاکھ پیسوں کو خرچ کرنے سے بہتر ہے اس طرح
 اگر کسی آدمی نے اپنی ساری عمر کو دنیا کو حاصل کرنے
 میں ضائع اور برباد کر دالا اور کوئی بھی بہلا
 کام نہ کیا جسکی وجہ سے خدا اس سے ناراض ہو
 تو ممکن نہیں کہ اسکو مرنیکے پیچھے اور لوگ اعمال
 خیر بجالائیں اور وہ اسکو کوئی عذاب سے چھڑالیں بلکہ
 شیرازی یوں نعمت سے مراد ہے جو سامان عیش
 اپنی قبر میں آپ بھیجے کہ کیونکہ کوئی کسی کو کام
 نہیں آتا ہی تو آپ مرنے سے پہلے بھیجے اسکو علاوہ
 یہ بات بھی ہے کہ اگر یہ اعمال کا ثواب مرد نکاح نہ بنا
 ہو لیکن شرک کا موجب بھی ہے کیونکہ عوام الناس تمیز
 نہیں کرتے ان عبادتوں کا ثواب بزرگوں کو
 بخشتے ہیں یا خود بزرگوں کی قربت و رضامندی

باید کہ ازین چنین اعمال تغافل چشم پوشی
 نمایند تا در شرک بسته نشود و ثابت است کہ
 بخشیدن ضرورت نیست اگر گمان فایده است
 نیز بسیار قلیل چه ضرورت است کہ بار کتاب
 امثال بن امور در شرک بکشد و بگمان فایده
 قلیل ہزار مومن را راہ جنہم یہ نمایند از دیدن
 قبور مومن خود بیا دمی آید و دنیا سراسر بے
 نماید باین ہمہ جناب سالت آب صلی اللہ علیہ
 و آلہ صحابہ و من تبعہم اجمعین اولاً ہمہ کسان را منع
 فرمود کہ کسی قبر را نہ بیند و پیش از مردن بہت
 اینکہ مردمان تعظیبات قبور از حد زیادہ بجا
 مے آوردند چون آیام جاہلیت رفت و مردمان
 موحدان شدند و تعظیبات قبور موقوف
 کردند مردمان را بدیدن قبور اجازت شد
 زمان را ہنوز منع است کہ زنان ناقص العقل
 میشوند ضرور بالضرور تعظیم خلاف شرع یا
 نوحہ خواندن کرد و بحق زن نوحہ کنندہ در دوزخ
 و عید عذاب آخرت وارد شدہ است و اگر
 شخصے را منظور باشد کہ فائدہ ارباب دنیا و الیاء
 و پیران و مجتہدان یا مادر و پدر برسد طریقشتر
 ازین بہتر نیست کہ محض خالصتہ اعمال خیر
 عبادت ادا نماید بدل جان مطیع فرمان الہی
 گردد و ثواب عبادت بکسی نہ بخشد بلکہ خود ہم

کرد اسطے عبادت کر تو ہنوز ہی انجام کار خیر خدا کی نام
 کی عبادت کر تو لگنے او شرک بنجائے ہیں چونکہ اس
 زمانہ میں اعمال شرک کی کثرت ہو لہذا ہر لوگوں کو
 مناسب ہے کہ اس قسم کو کاموں غفلت و چشم پوشی
 کریں تاکہ شرک کا دروازہ بند ہو جاوے یہ بات
 ثابت ہو چکی ہے کہ اپنی اعمال غیر کو جسے ضرور نہیں
 اگر اسمیں فائدہ خیال کیا جاسکتا ہے تو بہت نقص
 پس ان جیسے کاموں شرک کا دروازہ کھولنا کیا
 ضرور ہو او ٹھوڑی سی فائدہ کو خیال پر ہزاروں
 مسلمانوں کو دوزخ کا رستہ دکھانی ہو کیا فائدہ
 ہو قبروں کو دیکھنے سے ہر چند کہ اپنی موت یا آتی اور دنیا
 سے معلوم ہوتی ہو مگر بچھ بھی جناب سالت آب صلی اللہ علیہ
 علیہ آلہ وسلم نے پہلے پہل سے منع فرمایا کہ کوئی شخص
 قبر کی زیارت نہ کرے اور اسکے سانچے جا کر کھڑا نہ ہو
 اس سلسلے کہ اس زمانہ کو آدمی قبروں کی تعظیم میں
 زیادہ بجالائے تھی لیکن جیب جاہلیت زمانہ گزر گیا
 اور موحد آدمی پیدا ہوئے اور قبروں کی تعظیم
 موقوف کر دیں لیکن صرف مردوں ہی کو قبروں کی زیارت
 کی اجازت ہوئی پر عورتوں کو وہی مانع باقی
 رہی جبکہ عورتیں ناقص عقل ہوتی ہیں وہ قبروں پر
 جا کر ضرور بالضرور کوئی خلاف شرع تعظیم یا نوحہ
 کر سکی اور نوحہ کرنے والی عورت کو حقیقین عید عذاب
 آخرت وارد ہوئی ہے اگر کسی شخص کو منظور ہو

نخواهد بدل این قدر دارد که براسای رضامندی
 و خوشنودی مالک خود این کار کرده ایم و مرد
 در کار نداریم بلکه رحمت و بخشش براسای بخشش
 مایان کفایت میکند چنانچه خواجہ حافظ رحمتہ اللہ
 تعالیٰ علیہ میفرماید پیوستہ تو بندگی چو گدایان
 بشتر مژدگن که خواجہ خود روشن بندہ پر
 داند خدا تعالیٰ این مومن را اجر بسیار خواهد
 داد و نیز بنودی بحقوقش ثواب خواهد رسانید
 که با حدیث صحیح آمده است که ثواب اعمال
 اولاد با با و اجداد بغیر از بخشیدن میسر
 ثواب عامل نیز کم نمیشود و همین طور ثواب
 اعمال شاگردان با استادان علم ظاہری یعنی
 علماء و مجتہدین و استادان علم باطنی یعنی
 پیران طریقت برسد مناسب است که آدم
 مطیع پروردگار شود چون خدا تعالیٰ ازین
 بندہ راضی خواهد شد و مقبول بارگاہ خود بگذرد
 از احوال ذوالحقوق این بندہ که دلش برای
 بخشایش بے متعلق است غفلت کلی نخواهد
 کرد فصل پنجم در بیان بلحق لیاوت بایند
 که سوائے شارح علیہ الصلوٰۃ والسلام اقوام
 دیگر تعطیلاتیکہ براسای خدا مقرر نموده اند اگر
 شخص آنرا تعطیلات پیش غیر الله ادانماید بشکر
 میشود چرا که این ہمہ بلحق بعبادت اند و شاکر شخصی

کہ ہم سوا بنیاد از لیا یا پیران یا مجتہدین یا مایان باکی
 کسی قسم کا فائدہ پہنچا تو اسی اس طریقہ سے بہتر او کوئی
 طریقہ نہیں کہ محض فالصراط کو واسطہ پہلے کام اور
 بجائے اول دل جان قربان الہی کا مطیع ہو کر عبادت
 کا ثواب یکو بخشو بلکہ خود ہی او کا ثواب پہنچا پیران
 و پیران صرف ہستہ خیال کر سکتے ہیں کہ ہم فی محض نیو مالک
 رضامندی اور خوشنودی کو واسطہ کیا ہم کیا ہی کردہ
 اور اجرت ہمیں رکاز نہیں بلکہ اسکی اجرت حق
 ہماری بخشش کو واسطہ کافی ہے جیسا کہ خواجہ حافظ
 فرماتے ہیں کہ تو گدائی طرح مردہ کی شتر پر بندگی
 نہ کر کیونکہ مژدہ بندہ پروری کا طریقہ آپ جانتا ہی
 اس طریق پر خدا تعالیٰ اس مسلمان کو بہت سزا بخشت
 اور اسکو حقداروں کو بھی ثواب پہنچا کیونکہ ہم
 حدیث میں آیا ہے کہ اولاد کو علمو کا ثواب پانچ اکو
 بدون بخشے پہنچتا ہے اور کریمو الیک ثواب بھی کم
 نہیں ہوتا اس طرح شاکر و نیکو علمو کا ثواب علم
 ظاہری کو اور ستادوں یعنی عالموں و مجتہدوں
 اور علم باطنی کو مرشدوں یعنی پیران طریقت کو پہنچتا
 ہے پس مناسب ہے کہ آدمی اپنی پروردگار کا فرمانبردار
 ہو کیونکہ جب خدا تعالیٰ اس بندہ کی رضی ہوگا اور
 اپنی بارگاہ کا مقبول بنائے گا تو اس بندہ کو حقدار
 کی احوال سے کہ اسکا دل الہی بخشایش کو سادہ متعلق
 بلکہ غفلت کر گیا یا چوپین فصل اول و چہرہ کی

پیش بزرگی یا قبر سے بیک پا استاده شود
 یا سر خود را زیر کند و پائے خود را بالا کشد
 بشرک علی گرفتار خواهد شد یا تعظیمی جدید ترا
 نماید که سوخته لایق قدر بزرگان نیست
 البته مشرک خواهد شد چنانکه مردمان بسوئے
 قبور قدم چند میزنند و باز ایستاد میشوند
 و کج شده باز ایستاده آیند و بطرف آن
 قبر پشت میکنند بلکه بطرف پشت گام
 نهند و باز آیند و امثال این هم برین قیاس
 باید کرد بعضی مردمان میگویند که مایان بزرگان
 را شریک خدا نمیدانیم حل مشکلات از اینان
 نیخوایم بلکه ایشان مقرران بارگاه الهی هستند
 تم و رب از خدا خواهند کرد باعث همین است
 که تعظیمات ایشان زیاد از حد بجای آید
 بچوب ایشان حق سبحانه و تعالی میفرماید
 وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ دُونِهِ أُولَٰئِكَ مَا نُنَادِيهِمْ
 أَلَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ لَعَلَّ إِلَٰهَ سِوَا اللَّهِ يُخَدَّعُونَ
 فِيمَا هُمْ بِهِ لَا يَتْلُونَ إِلَّا اللَّهَ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ
 مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ آنانکه دوست گرفته اند
 بخیر خدا گفتند که عبادت نمیکنیم ایشان را
 مگر برای آنکه نزدیک کنند مایان را بسوئے
 خدا در مرتبه قرب هر آینه خدا حکم میکند میان
 ایشان آنچه تمنا دارند و اندر اندر آینه خدا راه نمیخاید

بیان میں جو عبارات کو مشابہ ہیں جاننا چاہئے کہ شارع
 علیہ السلام کو علاوہ و لوگون کو تعظیم میں خدا کو و سطوح
 کی ہیں اگر کوئی شخص انہیں غیر خدا کو ستاؤ تعظیم بجا
 لائے گا مشرک ہوگا کیونکہ عبادت کے مشابہ ہیں مثلاً کوئی
 شخص کسی بزرگ یا قبر کو آگے ایک پاؤں کر بل کھڑا ہوگا
 یا سر نیچے اور پاؤں اوپر کر گشت کر علی میں گرفتار ہوگا
 یا کوئی ایسی نئی تعظیم پیدا کرے جو خدا کو علاوہ بزرگون
 کی قدر کے لائق نہ ہو تو بھی مشرک ہوگا جیسا کہ بعض
 آدمی قبر و نجی طرف چند قدم چلتے ہیں پھر پڑھتے ہیں اور پھر
 آتے ہیں اور اس قبر کی طرف پیٹھ نہیں کرتے بلکہ
 پیچھے قدم ہٹاتے ہیں یہ طریقہ ان جیسے اور کاموں
 کو اسیر قیاس کرنا چاہئے بعض آدمی کہتے ہیں کہ ہم
 بزرگون کو خدا کا شریک نہیں جانتے اور نہ اون سے
 مشکل کشائی کی خواہش کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ نہ
 دہرا لیاؤ کو مقرب ہیں تو ہم کو خدا سے قریب بنائیں
 سو ہم اونکی تعظیم حد سے زیادہ بجا لائے ہیں حق تعالیٰ اور
 جواب میں فرماتا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ دُونِهِ أُولَٰئِكَ
 مَا نُنَادِيهِمْ أَلَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ لَعَلَّ إِلَٰهَ سِوَا اللَّهِ يُخَدَّعُونَ
 فِيمَا هُمْ بِهِ لَا يَتْلُونَ إِلَّا اللَّهَ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ
 مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ جو لوگ خدا کو علاوہ اور
 لوگون کو دوست رکھتے ہیں کہتے ہیں ہم انکو صرف
 ہوا و سطوح جو ہیں کہ یہ ہمکو مرتبہ قرب میں خدا کی
 طرف نزدیک کر دیں خدا تعالیٰ انہیں حکم کرنا ہے

جس چیز میں کہ یہ اختلاف کرتے ہیں البتہ خدا سے
 پر نہیں لگاتا اس شخص کو کہ جھوٹا اور کافر
 ہو یعنی موجدوں اور مشرکوں میں اختلاف
 ہے موجد کہتے ہیں کہ یہ اعمال شرکیہ ہیں خدا
 سے دوری پیدا کرتے ہیں مشرک کہتے ہیں کہ یہ
 بزرگوں کی تعظیم خدا کی قربت کا موجب ہیں خدا
 تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تمہارے اختلاف میں صاف
 حکم اور فیصلہ قول بیان کرتے ہیں کہ مشرک اپنے
 قول میں محض جھوٹے ہیں اگرچہ پہلے کہتے ہیں
 کہ ہم بزرگوں کی تعظیم و عبادت صرف ہوسطی کرتے
 ہیں وہ ہم کو خدا سے قریب دیکھتے مگر حقیقت بلا
 کسی فعیہ کو ہوسطی بزرگوں کو عبادت کرتے ہیں اور
 جانتے ہیں کہ یہ بڑا زمین کا وہ جانتے ہیں حالانکہ غیر
 خدا کو دوست کھتا ہے اور اس کی عبادت کرتا آدمی
 کافر بنا دیتا ہے کیونکہ قرب الہی کا موجب ہوگا
 حالانکہ ہدایت خدا کی بات میں ہوا اور حق تعالیٰ
 ان جھوٹے مشرکوں کو جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ
 نزدیک کرنا بزرگوں کو اختیار میں ہو رہے ہیں
 لگاتار یہ بھت آیہ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَخْبَتَ
 وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ جھول گویا ہیں
 چوتھی فصل عادت میں شرک کرنے کی بیانیہ
 جاننا چاہئے کہ موجدوں کی اور عادت اور مشرکوں
 کی اور عادت ہوا کرتی ہے جو پیچھے اوٹھے کروٹ

جسے را کہ دروغ گوئی کا فرست یعنی در میان
 موجدان و مشرکان اختلاف ہے موجد
 میگویند کہ این اعمال شرک است از خدا
 دورے افکند و مشرکان میگویند کہ این
 تعظیمات بزرگان موجب قرب خداست
 خداوند تعالیٰ فرمود کہ ما حکمے کنیم در میان
 اختلاف شما بیان و قول فیصل میگویم مشرکان
 کاذب اند و قول خود کہ میگویند کہ ما تعظیم و
 عبادت بزرگان نمے کنیم مگر برائے انیکہ
 ما را از خدا قریبے کند بلکہ عبادت بزرگان
 برائی دفع بلا میباید و بزرگان را در رفیع جواب
 میداند و غیر الله را دوست داشتن عبادت
 کردن آدم را کافر مے کند چگونه موجب قرب
 الہی خواہد شود و ہدایت بدست خداست
 و او تعالیٰ ہدایت نخواہد کرد این مشرک را و دروغ
 گوئی را کہ میگویند قریب کردن از خداست
 باختیار بزرگان اِنَّكَ لَا تَهْدِي
 مَنْ اَخْبَتَ رافراموش مے کند
 فصل ششم در بیان مشرک العاد
 باید دانست کہ موجدان را عادت دیگر
 مے باشد و مشرکان را دیگر موجدان در
 نشستن برخواستن و برپیلو گردانیدن
 نام خدا بے یاد مے آرند یعنی یا الله

ویا رب ویا کریم و امثال این الفاظے
 گویند چنانکہ حکمت فاذا کبروا اللہ
 قیاماً و قعوداً و علی جنبین یحکم یاد آرید
 نام خدا را در نشستن و برخاستن و برپا ہوا
 خود و بعضی مردمان عکس این آیہ یا ہیر
 یا خواجہ یا علی مے گویند مومن را ازین خدا
 واجب است و قول خود را موکہ تقسیم کردن
 از عادی ضروری انسان است لایق
 سوگند ہمون ذات پاک است کہ سوگند
 دلالت بر اعلی مرتبہ تعظیم و محبت و حاضر
 و ناظر بودن خدا مے کند این معنی لایق
 بزرگان نیست اطفال خود را بنامی مشہور
 بناید کرد کہ در شرک لازم آید شل عبد الرسول
 و بندہ علی و غلام خوث بروز قیامت روبرو
 آن شہنشاہ چون ندا کردہ خواہ شد کہ بناید
 بندہ علی صاحبین اسم چہ شرمساری ہا خوا
 کشید و عزیزان را وقت رخصت بناید گفت
 کہ بغلان بزرگ سپردم بلکہ مثل این کلمہ بزرگان
 آرند کہ خدایا رتوباد و نجاسے عروہل سپردم
 کہ حافظ و نا صرازا سماء الہی است و فتیکہ آب
 سرد بیا شامند دیا خدا مے لطیف خوردند
 و یا با خوش و نمد و یا بوسے خوش از گل چکان
 بدایع آید سکہ خالق آن نعمت بجا بید آورد و یاد

یعنی خدا کا نام لیا کرتے یعنی یا خدا یا رب یا کریم
 اور ان جیسے الفاظ کہتے ہیں جیسا کہ او خود حکم
 فرمایا ہو فاذا کبروا اللہ قیاماً و قعوداً و علی
 جنبین یحکم کہ خدا کو او ٹھٹھے بیٹھے اور کروٹوں کے
 بل یا ذکر و مگر بعضے آدمی اسکے عکس یا ہیر یا خوا
 یا علی کہتے ہیں مومن ان باتوں ہی پر سیر کرنا
 واجب ہے اور چونکہ انسان کی ضروری عادت
 کہ وہ اپنی قول کو قسم کے ساتھ موکہ کیا کرتا ہے
 تو قسم کو لائق وہی پاک ذات ہی کیونکہ قسم کھانا
 خدا کا اعلی مرتبہ و تعظیم و محبت اور حاضر ناظر ہونا
 دلالت کرتا ہے یہ معنی بزرگون کو لائق نہیں
 ہیں اور ان ہی بچوں کو نام ایسے نام سے شہنشاہ بنانا
 چاہی جس میں شرک لازم آتا ہے جیسے عبد رب
 بندہ علی وغیرہ۔۔۔ قیامت کے
 دن جب اس شہنشاہ کو سامنے لایا جائیگی
 کہ بندہ علی کو حاضر کرو تو اس وقت اس نام
 والے کو کیسی شرمندگی حاصل ہوگی سیطرح
 اپنی عزیزوں کو رخصت کرنے کے وقت یوں کہنا
 چاہیو کہ تمہیں فلان بزرگ کو سونپا بلکہ یہ کلمہ بان سپرد
 لایو کہ خدا تیرا مددگار ہو اور تجھ کو خدا کو سونپا
 وجہ یہ حافظ و نا صرا خدا کو ناموں میں دو نام
 ہیں علی القیاس جب ٹھنڈا پانی پینے یا لطیف
 غذا کھا لین یا عمدہ ہوا چلو یا گل فریحان کی خوشبو

دیگر ان نباید کہ بے الضافی محض است
 کہ منہم حقیقہ را کہ ان نہ تھا بے پیدا کردہ و
 بخشیدہ اوست فراموش کنیم و نام غیر الہیہ
 زبان آریکم بیت اے چہ نیکہا کہ باسن کردہ
 با تزاران ناز پروردہ بد آن لعین از نعت
 محروم بادہ کان بیار نام غیرت را بیا دہ
 فصل ہفتم در بیان بت پرستی باید فہمید کہ
 اگر چہ در لغت بت پرستی صورت پرستی را
 گویند اما در شرع معنی دیگر دارد یعنی تراشیدہ
 دست خود را بر بتیان موقوف بر تصویر
 نیست ندیدہ کہ تصاکر تصویر حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام را از دست خود مے تراشند
 و پرستش مے کنند پس اگر تصویر بزرگان
 بسازند و تعظیماتش بجا آرند و یا نقل تربت
 حضرت حسین علیہ السلام یا نشانی بسازند
 و نام بزرگان منسوب کنند از اقسام بت پرستی
 باشد و نشان قدم پرستی منقش کردن و از
 نقش قدم جناب رسالت مآب صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم قرار دادہ تعظیماتش بجا
 آوردن بر ہمین قیاس باید کرد و از ہمین
 اقسام باشد پرستش قبر و آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم برک سانیکہ چراغ بر قبور بزر
 لعنت فرمودہ است و بناء مکانات بر قبور

سو دماغ معطر گزوان نعمتون کہ پیدا کرنوا لیکہ شکر
 بجا لانا چاہیو تہوقت اوردن کو بیا د کرنا چاہیو
 بڑی انصاف کی بات حقیقی منہم کہ جسے نعمتین پیدا
 کر کہ بخشی ہیں بھولتو اور اسکے غیر کا نام زبان
 لا تو ہیں اے وہ پاک ذات کہ کس قدر نیکیان
 میری ساتھ تو کی ہیں ہزاروں ناز و پالائی و مہر
 تیری نعمت ہی محروم ہو جو تیری غیر کا نام یاد کرنا
 ہی ساتویں فصل بت پرستی کو بیان میں چلنا
 چاہیو اگر چہ لغت میں صورت پرستی کو بت پرستی
 کہتے ہیں لیکن شرع میں اسکے اور معنی ہیں چو اپنی
 ہاتھ کی تراشی ہوئی چیز کو چو چاہیو بت پرستی تصور
 ہی پر موقوف نہیں ہو دیکھئے نصاریٰ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہاتھ کی گھر کر پرستش کرتے
 ہیں پس اگر بزرگون کی تصویر بن کر او کی تعظیم
 بجا لائیں یا حضرت امام حسین کی تربت کی نقل یا کوئی
 نشان بنا کر بزرگون کی طرف منسوب کرین سب
 بت پرستی کی قسمیں ہیں اور کسی تہہ پر قدم کا نشا
 منقش کرنا اور اوسو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
 وسلم کا نقش قدم قرار دیکر اوسکی تعظیم بجا لانا کو ہی
 قیاس کرنا چاہیو اور انہیں قسموں میں قبر و بتی
 پرستش بھی داخل ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قبور
 پر چاہیو جلانے والوں پر لعنت کی ہے اور قبر و بتی
 مکان بنانے اور انہیں اینٹ سے بچتہ

<p>ساختن و بخت بخت بستن از جس سفید کرد و از گچ محکم ساختش را منع فرموده و موجبش ہمین است کہ تزیین قبور باعث شرک بنسود و اسراف مال است آنچه حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ در باب قبور ارشاد فرمودہ بود ندبا جائز صحیحہ وارد است و بہ کہس معلوم و مسلم احتیاج تصریح نیست تعظیفات در حقان و مکاتبات سوائے مسجد بجا آوردن را نیز بر ہمین قیاس نمائی نشیدہ کہ برابر درخت بیعت ارضوان شدہ بود عمر رضی اللہ عنہ آنرا از بیج برکنارید کہ مبادا تعظیفاتش بجا آرد و بدریا و شرک مستغرق شوند و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب فقط</p>	<p>کرنے اور چولے سے سفید کرنے اور گچ سے مضبوط کرنے سے منع فرمایا ہے اسکی وجہ یہ کہ قبور کی زینت شرک کا باعث اور اسراف مال کی وجہ ہوتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تھا وہ صحیحہ حدیثوں میں وارد ہے اور سب لوگوں کو معلوم اور مسلم اوس کی تصریح کی چندان ضرورت نہیں نیز مسجد کو علاوہ دھنوز اور مکانات کی تعظیم بجا لانے کو اسی پر قیاس کیجئے کیا آپ نے نہیں سنا کہ جب بیعت رضوان کا درخت زیارت گاہ ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے بائیں ہاتھ سے اٹھکھیر ڈالا کہ مبادا لوگ اسکی تعظیم بجا لائیں اور شرک دریا میں ڈوب جائیں اللہ اعلم بالصواب</p>
---	--

ابیات

ابیات

<p>آیا ہے حدیث میں یہ ظاہر بھائی سمجھو شہ بد اکوڑ ہرگز نہ کرو میری پرستش بوجہ نہ ولی نہ انبیاء کو کھلتے نہیں مجھے یہ سر عقہ و بجائے مدد جو ماسوا کو طاقت یہ نہیں سوا خدا درویش و فقیر و اولیا کو</p>	<p>فرمود رسول آشکارا من نیز برادرم شمارا ہرگز نہ عبادتم نہایند نہ خویش و قطب و انبیاء من مشکل خود نے کشایم بر غیہ ہر کجا است یارا طاقت ہو دسوا کے ایڑ درویش و فقیر و اولیا</p>
---	---

کارِ صلح و عاقبت لیکن
 تبدیل نئے کنند قضا را
 جز حق نبود کہ دست گیرد
 مسکین غریب بے نوا را
 مخصوص بحق بود عبادت
 بابت بندہ بس است شرکِ ندا
 غیر از در شاہ بندہ پرو
 پیش کہ بریم التجا را
 ہم ورد تو داد وہ خدا یا
 ہم از تو طلب کنیم دوا را
 تو مشکل دشمنان کشائی
 تا چند گذاری آشنا را
 جز ذاتِ خدا بہ پیش دیگر
 ہرگز نہ برید ما جسرا را
 تو بندہ بندگان چرائی
 بگذشتی در خدا را
 حاجت طلبی بغیر مولا
 عیب است غلام با وفا
 ہر کہ شریک با خدا کرد
 در دوزخ نار ساخت جا را
 از شرک گریز صد منازل
 تو نارسق مکن گوارا
 فرمود خدا کہ مردہ و گر
 نشیند گے ز کس ندارا

نیکو نکاد و عاقبت کام لیکن
 کر سکتے نہیں بدل قضا کو
 جز حق نکلا کہیں سہارا
 مسکین غریب و بینوا کو
 اللہ کی بندگی ہے مخصوص
 تم چھوڑ دو غیر کی ندا کو
 دروازہ کو چھوڑ کر خدا کے
 لیجاؤ کہاں ہم التجا کو
 بھیجا ہے مرض الہی تو نے
 میں تجھ سے طلب کروں گا کو
 تو دشمنوں کی مدد کرے جب
 مجھ کو رکھے گا آشنا کو ؟
 جز ذاتِ خدا کیسے آگے
 لیجاؤ کبھی نہ تم دعا کو
 کیوں بندہ بندگان بناؤ
 چھوڑا ہے عبث در خدا کو
 حاجت طلبی سوائے مولا
 ہے عیب غلام با وفا کو
 جس نے کہ کیا شریک حق کا
 دیکھے گا عذاب ہا دیا کو
 تو شرک سے بھاگ منزلوں دور
 دوزخ کی نہ سر پہنے بلا کو
 قرآن میں صریح ہے کہ مرنے
 سنتے ہی نہیں بھی ندا کو

فریاد کنیہ آن خدا را
 کان مے شنود ز تو نما را
 تا بوقت و نشان و قبر و نیزہ
 این جملہ مثل سنگ خارا
 در قبر بود سوال اعمال
 پرستندہ حال کر بلا را
 عالم نماز و روزہ مغرور
 شرک و کفرش گرفت پارا
 مغرور شدی بنقش لوار
 ملحوظیہ کنی بنا را
 صد حیف کہ عالمان اینچ
 کردند شعاع خود و غارا
 قرآن و حدیث را بدوشند
 تبدیل کنند مدعارا
 مشرک شدہ زائد و شایخ
 گیرند برائے زریارا
 گویند تکیہ است مرشد حق
 باید کہ کنیہ سجدہ مارا
 اے مومن پاک بن سلمان
 گرخواستی رہ رضا را
 قرآن و حدیث را بسر
 بگذاز کلام ماسوا را



فریاد کرو اسی خدا سے
 سنائی ہمیشہ جو دعا کو
 تا بوقت نشان سب پیش
 کیا دفع کریں کسی بلا کو
 پوچھیں گے کابینہ اعمال
 کب چھڑیں گے ذکر کر بلا کو
 کس کام کا ہے نماز و روزہ
 جب سجدہ کرو گے ماسوا کو
 ہے تجھ کو تو عشق نقش لوار
 کچھ بچھ ترزل بنا کو
 افسوس کہ اس صدی عالم
 لیے بیٹھے ہیں شیوہ و غاکو
 قرآن و حدیث کو چھپا کر
 ظاہر کرتے ہیں مدعا کو
 مشرک ہیں وہ زائد و شایخ
 کرتے ہیں پسند جو ریا کو
 مرشد کو خدا سمجھ رہے ہیں
 بھولے ہوئے ہیں یہ غاکو
 اے مومن پاک بن سلمان
 گرچاہتا ہے رہ رضا کو
 قرآن و حدیث رکھلے سر پر
 اور چھوڑ کلام ماسوا کو